مدینۃ المسیح

۱۷۔ جولائی بعد از نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں "ذکر حبیب" پر حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب کا نہایت بیش قیمت اور ایمان افروز مضمون مولوی عبدالمغنی صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب بدستور بیمار ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

مولوی چراغ الدین صاحب اور مولوی عبدالواحد صاحب کشمیری ۱۸۔ جولائی موضع کوٹ باجوہ تحصیل نارووال جماعت احمدیہ کے جلسہ میں شمولیت کے لئے روانہ کئے گئے۔

القصیدۃ

بَدْرٌ أُنِيرَ بِهِ الفَضَا وَبِهِ تَزَيَّنَتِ السَّمَاءُ
هُوَ أَحْمَدُ شَمْسُ الوَرٰى بِوُجُودِهِ بَلَغْنَا العُلَاءُ
لَوْلَاهُ مَا كُنَّا كَذَا وَهُوَ الَّذِي مَنَحَ الهُدٰى
وَأَزَالَ مِنْ مَا لَنَا بِنَا مَا كَانَ فِيهَا مِنْ رَدٰى
قَلْبِي اسْتَهِيمُ بِحُبِّهِ وَالرُّوحُ صَارَ لَهُ فِدٰى
وَتُرَابُ أَرْضٍ قَدْ مَشٰى فِيهَا لِعَيْنِي إِثْمِدَا
أَسَفًا عَلَى القَوْمِ الَّذِي قَدْ كَذَّبُوهُ تَمَرُّدَا
وَشَرُوا الدُّجٰى مِنْ جَهْلِهِمْ عِوَضَ الهِدَايَةِ وَالضِّيَاءُ
عَجَبًا لَقَدْ زَعَمُوا المَسِيحَ بِأَنَّهُ صَعِدَ السَّمَاءُ
وَيَطِيرُ حَوْلَ العَرْشِ فِي جَمْعِ المَلَائِكَةِ العُلٰى
لٰكِنَّهُمْ مَا شَكَرُوا فِي أَنَّهُ تَحْتَ الثَّرٰى
وَبِذَا يَقُولُ إِلٰهُنَا وَبِذَا يَقُولُ المُصْطَفٰى

جلال الدین شمس احمدی حیفا فلسطین

جماعت احمدیہ لکھنؤ کے ٹریکٹ

جماعت احمدیہ لکھنؤ نے کانگریس کی موجودہ امن سوز اور نقصان رسان تحریک کے مضر اثرات سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے ٹریکٹوں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس سلسلہ کے چار ٹریکٹ اس وقت تک شائع ہو چکے ہیں۔ پہلے میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲- مئی درج ہے۔ اور دوسرے میں "گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کی نمائندگی" کے متعلق حضرت اقدس کا مضمون ہے تیسرے ٹریکٹ میں "شدھی سبھا کا اسلام پر تازہ حملہ" کے عنوان سے مضمون مندرجہ الفضل نمبر ۲- جلد ۱۸ شائع کیا ہے۔ اور چوتھے میں گاندھی جی کی تحریک کے متعلق ندوۃ العلماء والوں کا فتویٰ درج ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو اس تحریک سے قطعاً الگ رہنا چاہیئے:۔

یہ سلسلہ نہایت مفید ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے احباب کی کوششوں کو بارآور فرمائے :۔

نظارت امور خارجیہ کا اعلان

چونکہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے منشاء مبارک کے ماتحت ہماری جماعت کے لئے یہ ضروری ہو گیا ہے۔ کہ وہ موجودہ تحریک سول نافرمانی کے خلاف ہر جگہ اپنے اثر کو کام میں لائے۔ اس لئے لکھنؤ کو یوپی کی جملہ جماعتوں کا مرکز بنایا گیا ہے۔ یو۔پی کی سب جماعتوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اس امر میں لکھنؤ کی احمدیہ جماعت کے ساتھ مل کر اس کے ماتحت کام کریں۔ اور مزید اطلاعات و ہدایات مکرمی مولوی محمد عثمان صاحب احمدی۔ رحمت منزل احاطہ خان فقیر محمد خان شہر لکھنؤ سے حاصل کریں۔ اور ان پر کاربند ہوں ۔

ناظر امور خارجیہ قادیان

جماعت ہائے احمدیہ سندھ کیلئے اطلاع

میں ۱۲ کو خیر پور میرس پہنچ گیا ہوں۔ اور انشاء اللہ العزیز سندھ کے تمام اضلاع کے مکمل طور پر دورے کرونگا۔ تا حضرت مسیح موعود کا پیغام بہترین طور سے لوگوں تک پہنچاؤں۔ اور اس وقت ضلع سکھر کی ماتھری تحصیل کا دورہ کر رہا ہوں۔ ۲

۲ ہمارے دوستوں میں سے اگر کسی صاحب نے کوئی مناظرہ کرانا ہو۔ تو پہلے میرے ساتھ خط و کتابت کر لیں۔ اور شرائط مناظرہ مجھ سے ہی طے کرا کے پھر میری منظوری سے تاریخ مقرر فرمائیں۔ مجھے اس پتہ پر خط لکھیں:۔ میر مرید احمد خان تالپر احمدی۔ ریاست خیر پور میرس سندھ :۔

سہ ماہی رپورٹ چندہ عام

جیسا کہ پہلے شائع کیا جا چکا ہے۔ اگست کے شروع میں بیت المال کی طرف سے ایک رپورٹ وصولی چندہ کے متعلق حضرت اقدس کے حضور پیش کی جائے گی۔ تاکہ معلوم ہو سکے۔ کہ کن کن جماعتوں سے چندہ با شرح مطابق بجٹ وصول ہوا ہے۔ تاکہ حضور چندہ خاص کے متعلق فیصلہ فرمائیں :۔

اس اعلان پر بعض جماعتیں توجہ کر رہی ہیں۔ چنانچہ مکرمی نذیر احمد خاں صاحب سیکرٹری جماعت منٹگمری مطلع فرماتے ہیں۔ کہ جماعت کے ہر احمدی بھائی کو خاص طور پر بقایا ادا کرنے کی تحریک کی گئی ہے۔ بقایا وصول ہو رہا ہے۔ اس ماہ انشاء اللہ کافی رقم داخل ہوگی :۔

امید ہے۔ دوسری جماعتوں کے عہدیدار بھی جد و جہد میں مصروف ہونگے۔ اور جماعت کے دوستوں سے بجٹ کا ۱/۲ حصہ وصول کر کے آخر جولائی تک بیت المال میں بھجوا دیں گے ۔

ناظر بیت المال قادیان

احمدیہ سکول سانہدھن

آج ہمارے لئے نہایت ہی خوشی اور عید کا دن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل و کرم سے ہمارے سکول کی عمارت کو پایہ تکمیل تک پہنچایا یہ مدرسہ مولوی افضال احمد صاحب احمدی قریشی مبلغ کی رات دن کی کوشش اور سعی کا نتیجہ ہے۔ سکول نہایت خوش نما اور فراخ ہے۔ سکول میں دو بڑے کمرے اور دفتر اور مبلغ کا پرائیویٹ گھر ہے۔ سکول کی دائیں بغل میں منارۃ المحمود ہے اور اس کے اوپر یہ الفاظ کندہ ہیں۔ "زیر نگرانی افضال احمد قادیانی"۔ اب پانچوں وقت کی اذان منارۃ المحمود سے گونجتی ہے۔ اور یہ مکان اپنی نوع میں نرالا ہے۔ دونوں طرف برآمدے ہیں۔ مغربی برآمدے کا جنوبی دروازہ بہت بلند ہے۔ اور بلند دروازہ کے نام سے موسوم ہے۔ غیر احمدیوں کا سکول ٹوٹ چکا ہے۔ اور آریوں کا سکول نزع کی حالت میں ہے۔ طلباء کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ کہ وہ ہمارے سکول کو دارالعلوم اور دارالتبلیغ بنائے۔ آمین :۔

چوہدری محمد عمر ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول سانہدھن

اخبار احمدیہ

کارکنان جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب

محمد ابراہیم سیکرٹری تبلیغ و مال و وصیت منشی محمد اسماعیل صاحب اول مدرس نبی پورہ۔ سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ واعظ و محصل۔ ملک محمد شفیع صاحب پٹواری نبی پورہ سیکرٹری امور عامہ۔ میرزا محمد مسعود احمد صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری تبلیغ۔

عاجز محمد ابراہیم از ننکانہ صاحب

کارکنان جماعت احمدیہ کوہاٹ

سیکرٹری تبلیغ۔ مولوی قمر الدین صاحب کلرک سپلائی آفس کوہاٹ فارن سیکرٹری۔ مرزا محمد حسین صاحب کلرک ہیڈ کوارٹر۔ باقی کارکن وہی ہیں۔ جو پہلے تھے۔ (مولوی) صدر الدین از کوہاٹ

کارکنان ورنگل کالج حیدرآباد دکن

پریزیڈنٹ محمد کریم علوی۔ ایم اے مددگار سرکاری کالج ورنگل۔ سیکرٹری مولوی وزیر محمد خاں صاحب محکمہ تعمیرات :۔ خاکسار محمد کریم علوی۔ ایم۔اے۔

درخواست ہائے دعا

۱- اخویم مولوی عطا محمد صاحب محرر دفتر ناظر اعلےٰ بدستور علیل ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ خاکسار قاضی عبد الرحمٰن

۲- میری بیوی کی حالت خطرہ سے نکل کر رو بصحت ہو رہی ہے تاہم ابھی احباب کی دعاؤں کی اشد ضرورت اور احتیاج ہے۔ تیمارداری میں مصروفیت کی وجہ سے احباب کو انفرادی طور پر اطلاع نہیں دے سکتا۔ خاکسار محمد ابراہیم بقاپوری

۳- میرے والد منشی خوشحال احمد صاحب دو ہفتہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

خاکسار محمد امید علی۔ بی۔اے۔ کلکتہ

۴- خاکسار عرصہ سے بیکار ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ کوئی ذریعہ روزگار بنائے۔ خاکسار اللہ رکھا احمدی نقشہ نویس نائب دوالمیال

ولادت

مجھے خدا تعالیٰ نے ۹- جولائی کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے نام محمد احمد رکھا۔ احباب دعا کریں۔ خدا تعالیٰ مولود کو عمر دراز اور نیک سیرت عطا فرمائے :۔

خاکسار قاضی محمد اسلم ایم۔اے۔ لیکچرار گورنمنٹ کالج لاہور

دعائے مغفرت

۱۵- جولائی ۱۹۳۰ء بوقت ۷ بجے شام میرا لڑکا منصور احمد فوت ہو گیا۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ میرزا مولا بخش احمدی۔ مغلپورہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۹ | قادیان دار الامان مورخہ ۱۹ ؍ جولائی سنہ ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

ہندوستان میں ہولناک تباہی اور بربادی کے آثار

کانگریس کی جاری کردہ تحریک کے نقصانات

ہندوستان ہر شعبۂ زندگی میں متمدن و مہذب ممالک سے بہت پیچھے ہے۔ اور اسے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں کھڑا ہونے کے لئے ابھی ایک لمبا عرصہ درکار ہے۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایسے ملک کے لئے جو ترقی کی ابتدائی منازل ہی طے کر رہا ہو پُرامن اور ہر قسم کی شورش ۔ غوغا آرائی اور ہنگامہ خیزی سے پاک وصاف فضاء کی از حد ضرورت ہے۔ تا اہل ملک پورے انہماک اور توجہ سے مختلف شعبوں میں ترقی کر سکیں۔ اور کوئی دوسری چیز ان کی توجہ کو اس راستہ سے ہٹانے والی نہ ہو۔ ایسے ترقی پذیر ملک کی سیاسی اور پولیٹیکل جدوجہد بھی آئینی حدود سے کبھی متجاوز نہیں ہونی چاہیئے۔ اور اس کے لئے تمام کوشش اس قدر سکون اور خاموشی سے ہونی چاہیئے کہ ملک ہنگامہ خیزی اور جنگ وجدال کے مضر نقصانات سے محفوظ رہ سکے ؏

یہ ایک ایسی عام بات ہے جسے ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ اس لئے یہ تو نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کانگریسی لیڈروں کے ذہن میں یہ بات نہیں آئی۔ وہ اس سے ناواقف نہیں ہو سکتے۔ مگر افسوس ہے کہ انہوں نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی۔ اور فرقہ وارانہ مفاد کے پیش نظر اور اپنی قوم کے اقتدار کو قائم کرنے کے لئے ملکی مفاد کو پس پشت ڈالدیا ؏

ابھی معلوم نہیں۔ کہ ملک میں کانگریس کی مشتعل کردہ آگ کیسی کیسی ہولناک تباہیوں کا موجب ہونی ہے۔ اور اس سے کیا کیا خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ لیکن اس وقت تک جو کچھ ظہور پذیر ہو چکا ہے۔ اور ہو رہا ہے۔ اسے دیکھتے ہوئے یہ امر بآسانی سمجھ میں آسکتا ہے۔ کہ اس تحریک سے ہندوستان اخلاقی۔ ذہنی۔ اقتصادی صنعتی۔ حرفتی۔ معاشرتی اور تعلیمی ارتقاء کے لحاظ سے بہت پیچھے جا پڑا ہے۔ اور ملکی ترقی کو ایسا سخت دھکا لگا ہے جس کی تلافی کے لئے کئی سال درکار ہونگے ؏

دنیا کے دیگر ترقی یافتہ ممالک کی حالت پر غور کرنے سے یہ بات پوری طرح سمجھ میں آجاتی ہے۔ کہ ان کے تمول اور خوشحالی و فارغ البالی کا بہت بڑا ذریعہ صنعت و حرفت اور تجارت ہے۔ اور ہندوستان کی غربت و افلاس اور مفلوک الحالی کا بہت بڑا باعث بھی انہی چیزوں کا فقدان ہے۔ اب بجائے اس کے کہ ہمدردانِ وطن اور بہی خواہانِ ملک ہندوستان کو بھی اسی راستہ پر گامزن کرنے کے لئے اپنی تمام قوتوں کو مجتمع کرتے جو دیگر ممالک کی ترقی کا ذریعہ ثابت ہو چکی ہیں۔ انہوں نے اسے ایک ایسی تباہ کن اور ہلاکت خیز شاہراہ پر ڈالدیا ہے جس پر چلنے سے ان کے ہاتھ سے وہ کچھ بھی ضائع ہوتا جا رہا ہے۔ جو انہوں نے ڈیڑھ صدی کی سر توڑ کوشش اور جدوجہد سے حاصل کیا تھا۔ اس کی چند ایک مثالیں پیش کی جاتی ہیں ؏

شولاپور صنعت پارچہ بافی کا ایک مرکز سمجھا جاتا تھا۔ اور ایسے ایسے کارخانے وہاں موجود تھے جن میں ہزارہا انسان مزدوری کر کے رشتۂ روح وجسم کو برقرار رکھ رہے تھے۔ اس کانگریسی تحریک کی بدولت وہاں ہولناک فساد ہوا۔ کئی ایک عزیز جانیں ضائع ہوئیں۔ کئی ایک مقدمات کی الجھنوں اور تباہ کن پریشانیوں میں مبتلا ہوئے۔ اور اس بدامنی کے ساتھ ہی پارچہ بافی کے اکثر کارخانے بند ہو گئے۔ کیونکہ مزدور لوگ اپنی جان و مال کی حفاظت کے خیال سے شہر چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور اس پر مزید مصیبت یہ ہوئی۔ کہ حکومت مختلف سرکاری نقصانات کی تلافی کے لئے جو دوران فساد میں مشتعل شدہ ہجوم نے کئے۔ ۲۵ لاکھ روپیہ بطور تاوان وصول کرنے کا اعلان کر چکی ہے۔ ہندوستان جیسے قلاش اور ہلاکت زدہ ملک کے ایک اکیلے شہر سے ۲۵ لاکھ روپیہ کی خطیر رقم کی وصولی کوئی ایسی مصیبت نہیں۔ جسے بآسانی نظر انداز کیا جا سکے۔ خصوصاً اس صورت میں کہ اہل شہر کا تمام کاروبار تباہ ہو چکا ہو۔ اور آمدنی کے تمام ذرائع قریباً قریباً مسدود ہو چکے ہوں ؏

اس کے علاوہ بمبئی سے کی ایک تار سے پایا جاتا ہے۔ کہ وہاں بھی اس شورش انگیزی کی برکات کے طفیل پارچہ بافی کے تین کارخانے اس وقت تک بند ہو چکے ہیں۔ اور تین نے یکم اگست سے بند ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ اور اس حالت سے صرف چھوٹے چھوٹے کارخانے ہی متاثر نہیں ہوئے۔ بلکہ بڑے بڑے سرمایہ دار بھی تباہی کے مونہہ میں جا پڑے ہیں۔ اسی طرح بمبئی کی ایک اور اطلاع مظہر ہے۔ کہ سٹاک ایکسچینج کی تجارت کو بھی سخت نقصان پہونچا ہے۔ اور سکہ کے تبادلہ کا کام کرنے والی کئی ایک فرمیں بند ہو رہی ہیں ؏

ذرا غور کیجئے۔ ہندوستان جہاں پہلے ہی بیکاری اور بے روزگاری کی لعنت نہایت بُری طرح اپنا ڈیرا جمائے ہوئے ہے۔ وہاں اس قدر کارخانوں کا بند ہو جانا اور ان کے ذریعہ اپنا پیٹ پالنے والوں کا بے کار ہو جانا کس قدر عظیم مصیبت اور عذاب ہے۔ اور اسے پیدا کرنے والے کس طرح یہ دعوےٰ کر سکتے ہیں۔ کہ ان کی تحریک ملک کے لئے مفید اور سُود مند ہے ؏

اس کے علاوہ آئے دن کی ہڑتالوں نے قلیل سرمایہ دار تاجروں کا کچومر نکال دیا ہے۔ اور انہیں اس سے نجات کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ملک کے اندر کروڑہا روپیہ کا غیر ملکی کپڑا پڑا ہے۔ جسے کانگریس فروخت نہیں ہونے دیتی۔ اور جس کے معنے یہ ہیں۔ کہ اس قدر کثیر رقم جس سے ہندوستان اس وقت تک لکھو کھا روپیہ کما سکتا تھا۔ بالکل بے کار پڑی ہے۔ اور ابھی معلوم نہیں۔ کب تک اس طرح بند پڑی رہے ؏

مزید براں یہ بھی سُنا گیا ہے۔ کہ انگلستان میں بھی جوابی بائیکاٹ کی تجویزیں ہو رہی ہیں۔ اور لنڈن کے باثر اخبار ڈیلی ڈسپیچ نے اہل ملک کو مشورہ دیا ہے۔ کہ ہندوستان کی پیداوار کا بائیکاٹ کر دیں۔

اس میں تو کوئی شک نہیں۔ کہ اگر ڈیلی ڈسپیچ کی یہ تحریک کامیاب ہو گئی۔ تو ہندوستان میں ان اجناس کی جو یہاں پیدا ہوتی ہیں۔ بے حد ارزانی ہو جائے گی۔ لیکن یہ ارزانی بجائے خود ایک مصیبت سے کم نہ ہو گی۔ ہندوستان کی کثرت آبادی زراعت پیشہ ہے۔ اور یہ لوگ تمام ضروریات زندگی اپنی اجناس کو بجنسہٖ فروخت کر کے مہیا کرتے ہیں۔ اس

سکے سوا ان کی آمدنی کا کوئی ذریعہ نہیں۔ جس سے وُہ دوسری ضرورت کی اشیاء خرید کر سکیں۔ اور اگر اجناس کی خرید بند کر دی گئی۔ تو زمینداروں کو سخت پریشانی ہو گی۔ اسی وقت دیکھ لو۔ گندم کی خرید کا سلسلہ بند ہے۔ اور اس سے بے شک گندم ارزاں ہو گئی ہے۔ لیکن زمیندار اور زراعت پیشہ اصحاب کو سخت تکالیف کا سامنا ہے۔ اور انہیں مالیہ اور زمین کا لگان ادا کرنے کے لئے بھی کہیں سے روپیہ دستیاب نہیں ہوتا۔

ہمیں کانگریس کی نیت پر شک کرنے کی ضرورت نہیں اور ہم مان لیتے ہیں۔ وُہ ملک کی سچے دل سے خیر خواہ ہے۔ لیکن خیر خواہ آدمی کا یہ فرض ہے۔ کہ جب وُہ ایک بات کے مضرات سے آگاہ ہو جائے۔ تو اسے بلا تامل ترک کر دے۔ اور اس لئے ہم کانگریس سے یہ درخواست کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ کہ اب وُہ اپنی جاری کردہ تحریک کے نقصانات کو پوری طرح دیکھ چکی ہے۔ اس لئے خیر خواہ وطن کی حیثیت سے اس کا فرض ہے۔ کہ اُسے واپس لے لے۔ اور اس کے بجائے کسی دوسرے مفید کار آمد اور نتیجہ خیز پروگرام پر عمل پیرا ہو۔

ڈھاکہ میں مسلمانوں کا اقتصادی مقاطعہ

ڈھاکہ میں ہندوؤں کی فتنہ انگیزی نے جو ہولناک فسادات برپا کئے۔ ان میں ہندوؤں کی زیادتی اور ان کے خوفناک مظالم سے قطع نظر کرتے ہوئے اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ ہندو و مسلمان دونوں کے لئے تباہی خیز ثابت ہوئے ہیں۔ اور ان کے اثرات تاحال دُور نہیں ہوئے۔ اس وقت تک دونوں اقوام میں کشیدگی بدستور ہے۔ اور لوگ مطمئن نہیں ہو سکے۔ کاروبار نہایت ردی حالت میں ہے۔ سکول اور کالج اگرچہ کھلے ہیں۔ لیکن چونکہ والدین کو اپنے بچوں کی حفاظت کے متعلق پورا پورا اطمینان نہیں۔ اس لئے بہت کم طلباء حاضر ہوتے ہیں ان تشویشناک حالات میں ہر بہی خواہ وطن اور خیر خواہ ملک کا اولین فرض یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وُہ حالات میں اصلاح کی کوشش کرے۔ دونوں اقوام میں صُلح اور آشتی کی بنیادوں کو مضبوط کرے۔ ایک دوسرے کے خلاف نفرت اور بغض و عناد کے جذبات کو ترقی دینے کے بجائے محبت و ہمدردی اور اخوت کے خیال کو مستحکم کرنے کے لئے اپنی تمام قوت و طاقت اور اثر و رسوخ کو کام میں لائے۔ تا یہ خطرہ کی حالت جلد از جلد دور ہو سکے۔

لیکن یہ بات کس قدر قابل افسوس بلکہ شرمناک ہے۔ کہ ہندوؤں نے حالات اور وقت کی نزاکت کا قطعاً کوئی احساس نہیں کیا اور نہایت غیر ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے ایسی روش اختیار کی ہے۔ جو کسی صورت میں بھی مفید نہیں ہو سکتی۔ اور جس کا نتیجہ ہندو مسلمانوں میں تلخی پیدا کرنے اور رنجش و کشیدگی کو بڑھانے کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔ یعنی وہاں کے ہندوؤں نے مسلمانوں کا اقتصادی مقاطعہ کر دیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس رویہ کے خطرناک نتائج سے صلح کمیٹی کو مطلع کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ جب تک یہ مقاطعہ جاری رہے گا۔ باہمی جذبات کبھی خوشگوار نہیں ہو سکتے۔ اور مسلمانوں کے غیر تعلیم یافتہ طبقہ کو مایوسی کی طرف دھکیلنے کے نتائج یقیناً خطرناک ہوں گے لیکن ہندوؤں کی ذہنیت کچھ ایسی واقعہ ہوئی ہے۔ کہ صلح کمیٹی کو مقاطعہ ترک کرانے میں کامیابی نظر نہیں آتی۔ اور اس نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو بھی اپنی اس مایوسی کی اطلاع دے دی ہے۔

ایسے نازک وقت میں ہندوؤں کا ایک مستقل فتنہ انگیزی کی بنیاد رکھنا نہایت ہی شرمناک فعل ہے۔ اور جو لوگ بعد میں مسلمانوں پر زیادتی کا الزام عائد کرنے کے عادی ہیں۔ انہیں ان واقعات پر اچھی طرح غور کرنا چاہیئے۔

قانون انتقال اراضی میں ترمیم

قانون انتقال اراضی پنجاب کے زمینداروں کے لئے بے شمار فوائد کا موجب ہؤا ہے۔ اور اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔ کہ اگر یہ قانون یہاں نافذ نہ ہوتا۔ تو اسّی فیصدی سے بھی زیادہ زمیندار اپنی زمینیں سفاک ساہوکاروں کے قبضے میں دے کر آج ایک ایک ٹکڑے کے لئے دربدر ٹھوکریں کھاتے ہوئے نظر آتے۔

کچھ عرصہ سے جوڈیشنل محکمہ کے بعض افسروں نے اپنی قوم پروری سے مجبور ہو کر ایسی کوششیں شروع کر رکھی ہیں۔ جو کچھ عرصہ کے بعد یقیناً اس ایکٹ کے تعطل پر منتج ہوں گی۔ اور جہاں تک زمینداروں کی حفاظت کا تعلق ہے۔ یہ ایکٹ محض بیکار ہو کر رہ جائے گا۔

لیکن خدا کا شکر ہے۔ بعض دردمندوں نے اس آنے والی مصیبت کو اپنی دُور اندیشی سے بھانپ لیا۔ اور زمینداروں کو اس سے محفوظ رکھنے کے لئے جدوجہد بھی شروع کر دی ہے چنانچہ اخبارات میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے۔ کہ پنجاب کونسل کے آئندہ اجلاس میں جو ۲۲ - ۲۳ - جولائی کو منعقد ہو گا۔ خان بہادر میاں محمد حیات قریشی و سید محمد حسین صاحب معرجہ ذیل قرارداد پیش کرنے والے ہیں۔

حکومت سے سفارش کی جائے۔ کہ قانون انتقال اراضی پنجاب میں ترمیم کرے جس کے رو سے کوئی عدالت یا کسی قسم کا عہدیدار زراعت پیشہ اقوام کے کسی فرد کی اراضی کے انتقال کی ہدایت نہ کر سکے۔ باستثنار اجارہ جس کی قانون مذکور کے رو سے اجازت ہو۔ اور اس اجارہ کی میعاد میں بیس سال تک توسیع کی جائے۔"

اس ترمیم کے زمینداروں کے لئے بے حد مفید ہونے کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اور یہ بھی امید نہیں۔ کہ کوئی منصف مزاج انسان ایک ایسی ترمیم کی تائید میں تامل کرے گا۔ جس پر اس صُوبہ کی کثرت آبادی کی بہبودی کا انحصار ہے۔ ہاں بنیا ذہنیت کے ہندو چونکہ ہر اس تحریک کی مخالفت اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ جس سے ان کے دوسروں کو ہڑپ کر جانے کے راستہ میں مشکلات پیدا ہوتی ہوں۔ اس لئے وہ معذور ہیں۔

فرصت کے لمحوں میں مذہب کی تبلیغ

آریہ گزٹ (۱۲ - جولائی) لکھتا ہے:-

"کالجوں میں گرمیوں کی چھٹیاں ہو چکی ہیں۔ ودیارتھی اپنے اپنے شہروں میں جا چکے ہیں۔ سکول بھی بند ہونے والے ہیں۔ یہ دو اڑھائی مہینے ودیارتھیوں کے لئے اوکاش کے ہیں ان میں انہیں کافی فالتو سمیہ ملتا ہے۔ اپنے آریہ ودیارتھیوں سے ہم نویدن کریں گے۔ کہ وُہ اُسے ویرتھ کھونے کی بجائے اب کے اسے آریہ یوَک سنگٹھن کے کام کے ارپن کریں۔"

ان الفاظ پر کوئی تبصرہ کرنے کے بجائے ہم مسلمان نوجوانوں اور طلباء کو انہی الفاظ میں ان کے فرض کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔

تعلیم یافتہ نوجوانوں کے اندر عام طور پر یہ مرض بڑھتا جا رہا ہے۔ کہ فرصت کے اوقات کو لہو و لعب میں فضول ضائع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ تعلیم کا منشا یہ ہے۔ کہ انسان اپنے ہر فعل کے اچھے اور بُرے پہلوؤں پر غور کر سکے۔ اور اپنے نفع و نقصان کو بخوبی سمجھ سکے۔

سرکاری ملازمتوں میں مسلمانوں کی حق تلفی

سرکاری ملازمتوں کے بارہ میں مسلمانوں کی جو شدید حق تلفی ہو رہی ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال معاصر انقلاب ۱۵ - جولائی کے نامہ نگار نے پیش کی ہے۔ مینٹل ہاسپٹل لاہور (پاگل خانہ) میں سپرنٹنڈنٹ۔ ہیڈ کلرک۔ کلرک۔ ڈاکٹر۔ جمعدار۔ چیف وارڈ وغیرہ پرسنل سپیریر سٹاف کی کل تعداد ۱۷ ہے۔ جو قریباً سب کے سب ہندو اور سکھ ہیں۔ اور ان میں سے صرف ایک کلرک مسلمان ہے۔ عام سپاہیوں کی تعداد ۱۶۶ ہے۔ جن میں سے ۱۱۵ ہندو اور سکھ ہیں۔

حالاتِ حاضرہ کے متعلّق پیشگوئیاں

پیغمبرِ خدا کا ارشاد اور نمک سازی کا فساد

(۱) عَن انس رضی اللّٰہ عنہ انّ رسُول اللّٰہ صلے اللّٰہ علیہ وسلم قال یا انس انّ النّاس یمصّرون امصاراً وانّ مصراً منہا یقال لہ البصرۃ فان انت مررت بہا او دخلتہا فایاك وسباخہا وکلّاءھا ونخیلہا وسوقہا وباب امرائہا وعلیك بضواحیہا فانہ یکون بہا خسفٌ وقذفٌ ورجفٌ وقومٌ یبیتون ویصبحون قردۃ وخنازیر (مشکوٰۃ)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے انس بنائیں گے لوگ شہر اور ان شہروں میں سے ایک شہر ہوگا۔ جس کو بصرہ کہا جائیگا۔ پس اگر تو اس پر گذرے یا اس میں داخل ہو۔ تو اپنے آپ کو دُور رکھ۔ اس کی شور زمین سے اور اس کے کلاء سے "بعضوں نے کہا۔ کہ وہ چراگاہ ہوگی"۔ اور دُور رکھ اپنے آپ کو اس کی کھجوروں سے اور اس کے بازار سے اور اس کے امیروں کے دروازوں سے اور لازم پکڑ اس کے کناروں کو کہ نام اس کا ضواحی ہے۔ پس تحقیق ہوگا۔ ان جگہوں میں دھنس جانا زمین میں اور پتھر برسنے اور سخت زلزلہ اور ہوگی ان جگہوں میں ایک قوم کہ شام کرینگے اچھی اور صبح کرینگے اس حال میں کہ وہ کئے جائینگے بصورت بندروں اور سؤروں کے۔

جاننا چاہیئے۔ کہ قرآن مجید اور احادیث شریف کے پڑھتے وقت یہ خیال نہ کریں۔ کہ اس آیت میں کافر یا منافق کا ذکر ہے۔ اور اس حدیث میں فلاں ملک یا فلاں شہر کا حال بتایا گیا ہے۔ بلکہ ان کاموں کو جو کافروں اور منافقوں کے بتلائے گئے۔ اور ان باتوں کو جن سے ڈرایا گیا۔ پڑھ کر سوچیں۔ کہ وہ کام اس پڑھنے والے میں اور وہ باتیں اس کے ملک یا شہر میں تو نہیں پائی جاتیں۔ اگر پائی جائیں۔ تو پڑھنے والے کو چاہیئے۔ کہ ان سے بچنے کی کوشش کرے۔ ہمارے ارد گرد اس ملک میں بصرہ نام کوئی شہر نہیں۔ ہاں

جناب مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے جن چیزوں کا نام لیکر ان کے فتنہ سے بچنے کا حکم دیا ہے۔ آجکل ان کے متعلق ہمارے ملک میں سخت شور و غوغا برپا ہے۔ اس لئے ہر مومن کو ان سے بچنا لازم ہے۔ پہلی چیز جس سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈرایا۔ کہ اس کے نزدیک نہ جانا۔ وہ شورہ ناک زمین ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ فایاك وسباخہا" سباخ جمع سبخہ ارض ذات ملح" اس میں اشارہ ہے کہ نمک سازی کا امن سوز فتنہ رونما ہوگا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم امت کو ہدایت فرماتے ہیں۔ کہ اس کے نزدیک نہ جانا۔ دوسری چیز چراگاہیں اور کھجوروں کے درخت ہیں۔ اس میں نمک سازی کے فتنہ کا ایک نشان بتایا۔ کہ اس فتنہ کا بانی اور اس کے ہمراہی چراگاہوں کو برباد کرنے اور کھجوروں کے درختوں کو کاٹنا شروع کردینگے تیسری چیز۔ سوقہا۔ بازار ہیں۔ یعنی بازاروں میں بعض اشیاء کی خرید و فروخت کے متعلق شور و غوغا برپا کرینگے۔ اور جلوس نکالیں گے۔ چوتھی چیز باب امرائہا یعنی اس فساد میں حصہ لینے والوں نے اپنی طرف سے کچھ عہدے مقرر کر رکھے ہونگے کسی کو بادشاہ (صدر کانگرس) کسی کو وزیر امیر بنائیں گے۔ پانچویں چیز۔ ضواحیہا۔ ضواحی۔ جمع ضاحیۃ کی ہے۔ بمعنے کنارہ زمین کے کہ ظاہر اور کھلی ہو آفتاب میں مظاہر حق (یعنے ان فسادات اور ظلمات کے وقت اس ملک میں زمین کا ایک قطعہ ایسا بھی ہوگا۔ جو سورج (یعنی مسیح موعودؑ کے وہاں اترنے کی وجہ) سے روشن اور منوّر ہوگا۔ آپ نے انسؓ کو مخاطب کرکے دراصل امت کو سمجھایا۔ کہ ان نمک ساز اور فتنہ باز لیڈروں کے وقت مسیح موعودؑ کی تعلیم کو لازم پکڑنا۔ چھٹی چیز۔ یکون بہا خسف۔ یعنی وہ لوگ جن چیزوں کو اپنی ترقی اور عروج کا ذریعہ سمجھکر اختیار کرینگے۔ وہی چیزیں ان کو تنزل اور پستی کی زمین میں دھنسا دینگی۔ ساتویں چیز۔ قذف۔ اس میں اشارہ ہے کہ اس زمانہ میں ژالہ باری وغیرہ آفات سماوی کا بھی نزول ہوگا۔ بعض شہروں پر اس فساد کی وجہ سے ہوائی جہاز بھی اڑتے

ہیں۔ آٹھویں چیز۔ رجف۔ زلزلہ۔ موجودہ فساد نے زمین کو ہلا دیا۔ نویں چیز۔ یصبحون قردۃ ہے۔ اس کی تشریح کے لئے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ابوداؤد کی ایک روایت میں جو عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے۔ آیا ہے۔ کہ ایک آگ لوگوں کو بندروں اور سؤروں کے ساتھ اکٹھا کریگی۔ وتحشرھم النار مع القردۃ والخنازیر۔ اس کی شرح میں لکھا ہے۔ ای نار الفتنۃ التی ھی نتیجۃ اعمالھم مع الکفرۃ الذین ھم کالقردۃ والخنازیر (مجمع البحار) یعنی آگ سے مراد فتنہ ہے۔ جس کو وہ لوگ خود برپا کرینگے۔ اور قردۃ والخنازیر سے مراد کفار ہیں۔ جن کے فتنہ میں مسلمان بھی مبتلاء ہو جائیں گے۔ حجج الکرامہ میں لکھا ہے"۔ آتشے عظیم از طرف جنوب نمودار گردد"۔ چنانچہ نمک سازی کے فتنہ کی آگ جنوب ہی سے نمودار ہوئی۔ مسلمان یاد رکھیں۔ جب تک وہ مہاجر ابراہیم (مسیح موعودؑ کے مقام) میں داخل نہ ہونگے۔ یہ آگ ان کا پیچھا نہیں چھوڑیگی۔ دسویں چیز۔ یمصّرون۔ امصار جمع مصر۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جس فتنہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ڈرایا کئی شہر اس میں مبتلاء ہوں گے۔ ب۔ ص۔ ر۔ ہ کو خاص کرنے میں ایک نہایت مخفی اور پوشیدہ راز ہے۔ جب تک واقعات کی خوردبین سے نہ دیکھا جائے۔ اس فساد کا باریک کیڑا نظر نہیں آتا۔ سو واقعات بتاتے ہیں۔ کہ ایک گائے پرست نے اُٹھ کر دنیا میں ایسی ہل چل مچادی ہے۔ کہ کوئی شہر اور قصبہ ایسا نہیں۔ جس میں اس کا تذکرہ اور چرچہ نہ ہو۔ اس لئے یہ کیونکر ممکن ہے۔ کہ اتنے بڑے فساد کی خدائے علیم و خبیر نے اپنی کتاب میں کوئی خبر نہ دی ہو۔ وہ کتاب جس کے حق میں آیا ہے۔ کتاب اللہ فیہ نبأ قبلکم وخبر مابعدکم (مشکوٰۃ) اور جس کی نسبت ارشاد ہے۔ اقرءوا القرآن فان فیہ علم الاوّلین والآخرین۔ میرے مسلمان بھائیو! قرآن شریف کے پاروں اور رکوعوں کے ہندسوں میں بھی جو اشارے تھے۔ وہ اس زمانہ میں ظاہر ہو رہے ہیں۔ موجودہ فتنہ کو معلوم کرنے کے لئے سورۃ طٰہٰ میں اس شخص کے قصہ کو پڑھیئے۔ جس نے بنی اسرائیل کو گوسالہ پرستی کے فتنہ میں ڈالکر بنی اسرائیل کو گمراہ کیا اور پھر سوچو کہ یہ قصہ مسلمانوں کو کیوں سنایا گیا۔ قرآن شریف اساطیر الاوّلین نہیں۔ بلکہ بموجب حکم لکل اٰیۃ منہا ظہر وبطن اس کی ہر آیت ایک ظہر اور ایک بطن ہے۔ سو جب اس گوسالہ پرست کو کہا گیا۔ ما خطبك یا سامری۔ تو اس نے جواب دیا۔ بَصُرتُ۔ کہ دیکھا میں نے اس کو کہ نہ دیکھا تھا لوگوں نے اسکو۔ پس بصرہ کے نام میں بصرتُ والے فتنہ کی طرف ذہن کو لیجائیں۔ یہ قصہ قرآن شریف کی بیسویں سورہ اور پارہ کے چودھویں رکوع

میں بیان ہؤا ہے۔ آج بیسویں صدی عیسوی اور چودہویں صدی ہجری میں سامری کا فتنہ نمودار ہؤا۔ اس لئے ہندسے گرچہ گنتی کے لئے ہیں۔ لیکن دوسرے نشانات کے ساتھ ملکر یہ بھی نشانات بن جاتے ہیں۔ علاوہ اس کے لغت میں بصر کے معنے کاٹنے کے بھی ہیں۔ اور "بائیکاٹ" اس فتنہ کی بڑی نشانی ہے۔ پھر سامری کے قصہ میں آتا ہے۔ فان لك فی الحیٰوۃ ان تقول لامساس۔ فتنۂ بصرت کے بانی کی قوم کو دیکھئے۔ ایک مسلمان کو سامنے آتا دیکھکر کس طرح "پرے مہاراج پرے مہاراج" کہتی ہوئی۔ لامساس کا مطلب سمجھا رہی ہے۔ ہمارے پہلے بزرگوں نے بھی لکھا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں سامری کا فساد پھر ایک شخص کے ہاتھ سے برپا ہوگا۔ چنانچہ آیت وان لك موعدا لن تخلفہ کی تفسیر میں صاحب موضح القرآن لکھتے ہیں۔ "ایک وعدہ ہے کہ خلاف نہ ہوگا۔ شاید عذاب آخرت ہے۔ اور شاید دجال کا نکلنا وہ بھی یہود میں اسی کا فساد ڈالا کریگا"۔ پس بصرہ کا نام لیکر جناب مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فابالك وسباخھا کا حکم دیا۔ واقعات بآواز بلند پکار کر سنا رہے ہیں۔ کہ اس میں نمک سازی کے موجودہ فتنہ سے ڈرایا گیا ہے۔ حدیث میں بصرہ کا نام سنکر اس قدر نشانات کو پس پشت ڈالدینا ایک مومن کی شان سے بعید ہے۔ مشکوٰۃ میں اس حدیث سے جو پہلی حدیث ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ ینزل اناس من امتی لغائط یسمونہ البصرۃ عند نھر یقال لہ دجلۃ۔ اس کی شرح میں لکھا ہے "نام بصرہ کا ہے۔ اور علمائے کہا ہے۔ کہ مراد اس سے بغداد ہے۔ اس دلیل سے کہ دجلہ اور پل بغداد میں ہے نہ بصرہ میں" (مظاہر حق) اس لئے ہم واقعات کو بطور دلیل کے پیش کر کے کہتے ہیں۔ کہ بصرہ سے مراد وہ شہر نہیں جو عراق عرب میں واقعہ ہے۔ کیونکہ سبخہ کا فساد ہندوستان میں ہے نہ بصرہ میں۔

(۲) حتٰے ینزل عند منقطع السبخۃ فترجف المدینۃ باھلھا ثلاث رجفات۔ فلا یبقی منافق ولامنافقۃ الاخرج الیہ فتنفی الخبث کما تنفی الکیر خبث الحدید ویدعی ذٰلك الیوم یوم الخلاص

(ابن ماجہ)

(الف) جناب مخبر صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بانی فتنہ وفساد کے سفر اور اس کی جائے نزول کی پیشگوئی جو منقطع اور السبخۃ کے پتہ اور نشان سے بیان فرمائی۔ یعنی زمین شورہ ناک اور اس کا وہاں ختم ہونا یہ پیشگوئی آجکل جس صفائی کے ساتھ پوری ہو رہی ہے۔ اس کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ سوائے خدائے علیم وخبیر کے یہ کس کو خبر تھی۔ کہ اسطرح ایک شخص نمک بنانیکے لئے سفر اختیار کریگا۔ اور ایسی جگہ میں جا اتریگا۔ پیشگوئیوں میں اکثر مجاز اور استعارہ کا رنگ پایا جاتا ہے۔ یہاں ظریب احمر سے یہ مراد نہیں۔ کہ اس جگہ ایک چھوٹی سی لال پہاڑی بھی ہو۔ اگر اس فتنہ کا بانی کھیوڑا میں نازل ہوتا۔ تو یہاں لال پہاڑی بھی موجود ہے۔ بلکہ احمر کے لفظ میں اس کے نمک بنانیکا جو نتیجہ ہے۔ اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ گو وہ بظاہر چھوٹی طاقت سے کام لیگا۔ یعنی کسی پر ہاتھ نہ اٹھانا۔ لیکن جب وہ سبخہ کے پاس جاکر اتریگا۔ تو اس وقت ملک میں خونریزی بھی ہوگی۔ چنانچہ بعض شہروں خصوصاً پشاور میں لوگ احمر کا نشان بھی دیکھ چکے ہیں۔

(ب) فترجف المدینۃ۔ مدینہ میں تین زلزلے آئینگے ہم دیکھتے ہیں۔ تین باتوں نے مسلمانوں میں سخت اضطراب اور بے چینی پیدا کی۔ نہرو رپورٹ۔ شاردا ایکٹ۔ نمکین مہم۔ جن کی وجہ سے کئی مسلمان ایک مشرک بُت پرست کی پیروی اور تعظیم کرنے میں حد سے بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ اسلامی تعلیم کو پس پشت ڈال کر کھلم کھلا اس کے طرفدار بن گئے۔ جن روایات میں آتا ہے۔ کہ مدینہ ویران ہو جائیگا۔ جیسے لا تقوم الساعۃ حتی یغلب علی مسجدی ھذا الکلاب والذیاب اور لا تقوم الساعۃ حتی یجیئ الثعلب فیربض علے منبر النبی صلعم (دیکھو حجج الکرامہ) کہ قیامت کے قریب بھیڑیئے اور لومڑیاں آکر آپ کے منبر پر بیٹھ جائینگی۔ ان روایات کا بھی یہی مطلب ہے۔ کہ بعض مسلمان اپنا دین وایمان دشمنانِ اسلام کے حوالے کر دینگے۔ جیساکہ اس زمانہ میں ہم دیکھ رہے ہیں۔ ورنہ جنگلی درندوں کو منبروں سے کیا کام۔

(ج) فتنفی الخبث منھا کما تنفی الکیر خبث الحدید کہ مدینہ پلیدی کو اپنے میں سے دور کر دیگا۔ جیسے بھٹھی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے۔ سو آج عین ایسے موقعہ پر جبکہ بانیٔ فتنہ نمک سبخہ کے پاس اُتر کر نمک سازی کے کام میں مصروف ہے، مدینۃ المسیح نے ان پلیدوں کو جو الخبث کے مصداق ہیں۔ اپنے سے باہر کر دیا۔ خبث الحدید میں اشارہ ہے۔ کہ وہ پلید طبع۔ الحدید یعنی لوہار روں میں سے ہونگے اب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے برخلاف بہتان باندھنے والے مفتریں اور جھوٹی تہمتوں کو ملک میں پھیلانیوالے مخالفین اس حدیث کو پڑھکر بتائیں۔ کہ کیا یہ کسی انسانی ہاتھ کا کام ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ نمک بنانے والوں کو کھڑا کرے۔ اور دوسری طرف چند لوہاروں کو پکڑ کر قادیان سے نکالدے۔ تاکہ سبخہ کے پاس دجال کے اُترنے اور مدینہ سے خبث الحدید کے نکلنے کی پیشگوئی پوری ہو۔ نہیں ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ اس خبیر وقدیر خدا کے ارادہ کے ماتحت اور اسکی وعدہ کے مطابق ہو رہا ہے۔ اس حدیث میں اور بھی بہت سی پیشگوئیاں ہیں لیکن مضمون بہت لمبا ہوگیا ہے اسلئے ختم کرتا ہوں۔ (کرم داد دوالمیال)

تبلیغی سکرٹریوں کے نئے انتخاب کے متعلق آخری اعلان

اس سے قبل بذریعہ اخبار الفضل چار مرتبہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ ہندوستان کی تمام احمدیہ جماعتیں اپنے اپنے ہاں تبلیغی سکرٹریوں کا نیا انتخاب کر کے ۱۵ جولائی تک دفتر ہذا میں اُن کے اسماء ومکمل پتوں کی اطلاع دیں۔ لیکن آج ۱۴ جولائی تک صرف مندرجہ ذیل جماعتوں نے اس اعلان کی تعمیل کر کے دفتر کو اطلاع دی ہے۔ اور باقی تمام جماعتوں نے جن کی تعداد سینکڑوں تک ہے۔ اس وقت تک کوئی اطلاع نہیں دی۔

(۱) پٹیالہ (۲) گنج (لاہور) (۳) محبوب نگر (دکن) (۴) مزنگ (۵) دہلی (۶) گوجرانوالہ (۷) ملتان (۸) منٹگمری (۹) کوہاٹ (۱۰) رام پور (جہلم) (۱۱) ڈیرہ غازی خان۔ (۱۲) ریناله اسٹیٹ (منٹگمری) (۱۳) سیالکوٹ (۱۴) چک ۵۶۵ (لائلپور) (۱۵) پشاور (۱۶) بڈھا کوٹ۔ (سندھ) (۱۷) کانپور (۱۸) شاہجہانپور (۱۹) بھاگلپور۔

اب جبکہ متواتر اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ یکم جولائی سے ہر جماعت اپنے تبلیغی سکرٹری کا نیا انتخاب کر کے دفتر کو اطلاع دے۔ اور اس اعلان کے مطابق صرف مندرجہ بالا جماعتوں کی طرف سے ہی اطلاع آئی ہے۔ تو باقی تمام جماعتوں کو خواہ وہ شہری ہیں یا دیہاتی سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ ان کے تبلیغی سکرٹری کا نام وپتہ دفتر میں نہیں ہے۔ اس لئے اب میں آخری بار ایسی تمام شہری ودیہاتی جماعتوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ مزید تاخیر کئے بغیر فوراً نئے انتخاب کے ماتحت مقرر ہونیوالے تبلیغی سکرٹریوں کے نام ومکمل پتوں سے دفتر کو اطلاع دیں۔ ۲۵ جولائی تک انتظار کیا جائیگا۔ اور اس کے بعد ہر ایک جماعت کو جس کی طرف سے اسوقت تک اطلاع نہیں آئے گی۔ متواتر خطوط لکھے جائیں گے۔ حتٰی کہ وہ تعمیل کر دے۔ اور گو اس طرح ڈاک کے اخراجات میں بہت بڑا اضافہ ہوگا لیکن جب ہمنے ایک کام خود کرنا اور جماعتوں سے کرانا ہے۔ تو ہم اسکی پرواہ نہیں کرینگے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احمدیہ جماعتوں کے ذمہ دار اراکین فوراً توجہ فرما کر دفتر کو ایسے اخراجات سے بچائینگے۔ (ناظر دعوۃ وتبلیغ)

ہندو سنگھٹن کی تحریک کی غرض و غایت

ہندوستان میں خالص ہندو راج کا قیام ہے

مہاشہ فضل حسین صاحب مہاجر نے اپنی ایک تازہ تصنیف میں جو زیر طباعت ہے۔ یہ بتایا ہے۔ کہ ہندو کب سے ہندو راج کے قیام کے لئے بیتاب ہیں۔ اور گذشتہ ایک ہزار سال سے اسکے لئے انہوں نے کیا کیا کوششیں کی ہیں۔ ذیل کا مضمون اسی کتاب کا ایک اقتباس ہے (ایڈیٹر)

ہندو سنگھٹن کی تحریک کوئی نئی چیز نہیں۔ مختلف زمانوں میں یہ اُبھری اور غائب ہوئی۔ اور ہر دفعہ اس کے ابھرنے اور زور پکڑنے کی ایک ہی غرض و غایت تھی۔ یعنی ہندوستان میں خالص ہندو راج قائم کرنا۔

سب سے پہلے حضرت محمود غزنوی کے مقابلہ میں پنجاب کے حکمران براہمنوں نے سنگھٹن کیا۔ اور اسلام کی بڑھتی ہوئی رو کا مقابلہ کرنے کے لئے ہندوستان کے تمام جنگجو قبیلوں اور ان کے سرداروں کو جمع کیا۔ مگر ناکام رہے۔ اور یہ تحریک دب سی گئی۔ پھر شہاب الدین غوری اور اس کے ساتھیوں کو ملک سے باہر کر دینے کے لئے پرتھوی راج کی کوششوں سے اس میں گرمی پیدا ہوئی۔ مگر پرتھوی راج کے مارے جانے اور دلی پر قطب شاہی قائم ہو جانے سے یہ تحریک ٹھنڈی پڑ گئی اس پر کچھ ہی زمانہ گذرا تھا۔ کہ رانا سانگا کی سرگرمیوں نے اس کے تن مردہ میں روح پھونکی۔ اور مغلیہ سلطنت کے بانی ظہیر الدین بابر کے قدم اکھیڑنے کے لئے اس سے کام لیا گیا۔ مختلف علاقوں اور جاتیوں کے ہندو رانا سانگا کے جھنڈے تلے جمع ہوئے۔ زور کا رن پڑا۔ مگر آخر کار مسلمان ہی غالب آئے۔ اور ہندو سنگھٹن کی تحریک پہلے کی طرح مردہ ہو گئی؛

اور پھر اس وقت اس میں سمرتھ رام داس اور دیگر براہمنوں کے ذریعہ جان پڑی۔ جس وقت کہ تخت دہلی پر بلند اقبال شہنشاہ عالمگیر علیہ الرحمتہ جلوہ افروز تھا۔ مگر باوجود اس کے کہ دکن کے مرہٹوں۔ راجپوتانہ کے راجپوتوں یو۔ پی کے پرنامیوں اور پنجاب کے جاٹوں نے ہندو سنگھٹن کی تحریک کو کامیاب بنانے کی سرتوڑ کوششیں کیں۔ مگر اس شہنشاہ بلند اختر کے مقابلہ میں کچھ پیش نہ چلی۔ اور رفتہ رفتہ سب منہ کی کھا کر دب گئے۔ اور اس طرح یہ تحریک بھی دب گئی۔

اس کے بعد ہندوؤں نے مسلمانوں کی کاہلی اور غفلت سے فائدہ اُٹھا کر پھر طاقت پکڑنی شروع کی۔ اور قریب تھا کہ اس ملک میں مرہٹوں کا جھنڈا لہراتا۔ کہ احمد شاہ ابدالی آپہونچے۔ اور مرہٹوں کو مجبوراً ہندو سنگھٹن کی شرن لینی پڑی۔ اور براہمنوں کے اثر کو کام میں لا کر دوسرے ہندوؤں کو بھی ملک میں خالص ہندو راج قائم کرنے کی تحریک کی۔ اور ان کو ابدالی کے مقابل لا کھڑا کیا۔ مگر ابکے بھی وہی نتیجہ نکلا۔ جو جے پال۔ پرتھوی راج۔ رانا سانگا اور سمرتھ رام داس کے زمانہ میں نکلا تھا۔ مسلمان کامیاب اور سنگھٹنی ناکام ہوئے۔ اور چونکہ کچھ مدت بعد ایک تیسری (انگریز) قوم نے اس ملک پر قبضہ کر لیا۔ اس لئے ہندو راج قائم نہ ہو سکا؛

لیکن یہ کیسے ممکن تھا۔ کہ صدیوں کے ولولے اور امنگیں خواہ وہ کتنی ہی دب گئی ہوں۔ ان کے دلوں میں کسک پیدا نہ کرتیں۔ اور ہندو راج کے متوالے ہمیشہ کے لئے اس تحریک سے ہاتھ کھینچ لیتے۔ آخر غدر ۱۸۵۷ء کے بعد تلک مہاراج اور سوامی دیانند نے ہندو راجیوں کے دلوں میں پھر وہی امنگیں پیدا کر دیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آہستہ آہستہ ہندو راج کا خیال زور پکڑنے لگا۔ مگر چونکہ ہندو خود ابھی غیر منظم اور کمزور تھے۔ اور ان کی آواز میں اتنا اثر نہ تھا۔ کہ گورنمنٹ سے من مانی منوا سکتے۔ اسلئے باجی راؤ پیشوا والی پالیسی سے کام لیکر مسلمانوں کو ساتھ ملانے کی سعی کی۔ اور انہیں بہکا پھسلا اور تحفظ خلافت کا یقین دلا کر کانگریس کے بے جان قالب میں جان ڈالی۔

مگر جب مسلمانوں کی محیر العقول جانبازیوں انتھک کوششوں اور بے نظیر قربانیوں سے ان کی تحریک (کانگریس) طاقت پکڑ گئی۔ اور ملک میں کانگریس ہی ایک ایسی پارٹی سمجھی جانے لگی جس کی آواز پر گورنمنٹ توجہ کرے۔ تو ہندو راج کے خواہش مندوں نے پینترا بدلا۔ اور ان مسلمانوں کو جو بغیر تحفظ حقوق ان کے پیچھے چڑھ گئے تھے۔ اور اب ایک ایسے میثاق کے طالب تھے۔ جو ہندو اور مسلمانوں کے حقوق کا ہمیشہ کے لئے منصفانہ فیصلہ کر دے۔ صاف دھتا بتلائی۔ اور مالابار و ملتان کے ہنگاموں کو بہانہ بنا کر مسلمانوں سے علیحدگی اختیار کر لی۔ صرف یہی نہیں۔ بلکہ انگریزوں اور مسلمانوں کو نیچا دکھانے کے لئے کاشی کے مشہور براہمن (پنڈت مالوی) نے ۱۹۲۳ء میں نئی لائنوں پر ہندو سنگھٹن کی بنیاد رکھی۔ اور اپنی سحر کاریوں سے چند ہفتوں میں ہی اس کو ایک زبردست قوت بنا کر کھڑا کر دیا۔ بس پھر کیا تھا۔ چاروں طرف سے ہندو مسلم جے کی بجائے ہندو سنگھٹن کے جے کارے سنائی دینے لگے۔

اس میں شک نہیں۔ کہ شروع شروع میں ہندو سنگھٹن کے بانیوں نے مسلمانوں کو دھوکہ میں رکھنے کے لئے یہی کہا۔ کہ ہماری تحریک بالکل بے ضرر ہے۔ اور تمہیں ہرگز اس سے خائف ہونے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ ہمارا مقصد تمہیں نقصان پہونچانا نہیں۔ بلکہ کمزور غیر منظم اور منتشر ہندوؤں کی تنظیم کرنا اور ان کی سوشل برائیوں کو دور کرنا ہے۔ مگر یہ محض دھوکہ اور مغالطہ تھا۔ کیونکہ اگر اس کی غرض ہندوؤں کی سوشل برائیوں کو دور کرنا ہی تھا۔ تو مالابار اور ملتان کے واقعات دوہرانے کی کیا ضرورت تھی۔

یہ لوگ ہندو سنگھٹن کی حقیقی غرض چھپاتے ہی رہے مگر جو لوگ دور کی نظر رکھتے تھے۔ انہوں نے اس تحریک کی اٹھان ہی کو دیکھ کر بھانپ لیا تھا۔ کہ یہ مسلمانوں کو نیچا دکھانے کے لئے معرض وجود میں آئی ہے۔ نہ صرف مسلمانوں نے انصاف پسند ہندوؤں نے۔ غیر ملک کے انگریزوں نے بلکہ خود گورنمنٹ نے بھی یہی رائے ظاہر کی۔ کہ ہندو سنگھٹن کا مدعا مسلمانوں کو نقصان پہونچانا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل بیانات سے ظاہر ہے:-

پنڈت کپل دیو مالوی کا بیان

ہندو سنگھٹن کے بانی کے ہم قوم پنڈت کپل دیو مالوی نے انہی دنوں زیر عنوان "ہندو سنگھٹن مسلمانوں۔ ہندوؤں اور امن عامہ کے لئے خطرناک ہے" ایک معرکۃ الآرا مضمون لکھا تھا جس میں ان لوگوں کے مخفی منصوبوں کو باین الفاظ طشت از بام کر دیا تھا۔ کہ

"یہ تحریک بجز اس کے کہ مسلمانوں کے خلاف ہو۔ اور کچھ نہیں ہے۔ مدبرانہ فصاحت و بلاغت اور انشاء پردازانہ چیدہ الفاظ کی عبارت آرائی اس تحریک کی مکروہ صورت

کو نقاب پوش نہیں کر سکتی"۔ (وکیل امرتسر ۲۳ر اگست ۱۹۲۳ء صا)

اخبار نیر ایسٹ لنڈن کی شہادت

سمندر پار رہنے والے ایک انگریز مدبر نے بھی یہی رائے ظاہر کی تھی۔ کہ

"ہندو اپنی قومی تنظیم اور حفاظت کے لئے سبھا قائم کر رہے ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ جو قوم اپنی تعداد کے لحاظ سے دو تہائی ہو۔ اسے اپنی حفاظت کی کیوں اس قدر فکر ہے۔ حفاظت تو ہمیشہ قلیل التعداد قوم کثیر التعداد کے مقابلہ میں کیا کرتی ہے۔ مگر یہ اُلٹی بات ہے۔ کہ ہندو اپنی کثرت تعداد کے باوجود قلیل التعداد مسلمانوں کے مقابلہ میں سنگھٹن اور شدھی کی مدد سے اپنی حفاظت کے خواہاں ہیں۔۔۔ حفاظت کا تو صرف بہانہ ہے۔ کیونکہ ہندو لیڈروں کی تقریروں سے جو ہم تک پہنچی ہیں۔ یہ امر ثابت ہو گیا ہے۔ کہ یہ تحریک مسلمانوں کے برخلاف جاری کی گئی ہے"۔ (مقتبس از مسلم راجپوت امرتسر ۱ر اکتوبر ۱۹۲۳ء)

گورنمنٹ پنجاب کی رائے

بقول مشہور آریہ اخبار "ملاپ" پنجاب گورنمنٹ نے ۱۹۲۳ء کو ایڈمنسٹریشن رپورٹ میں سنگھٹن کے متعلق بھی یہی لکھا تھا۔ کہ سنگھٹن ایک کمیٹی ہے۔ جو مسلمانوں کی شدھی کرنے اور مسلمانوں کے خلاف دوسرے کام کرنے کے لئے بنائی گئی ہے"۔ (ملاپ ۲۷ر جون ۱۹۲۵ء)

اور اگر یہ اور اسی قسم کی اور بہت سی شہادتیں نہ بھی آتیں تب بھی ہندو سنگھٹن کے اغراض و مقاصد پردۂ اخفاء میں نہ رہ سکتے تھے۔ کیونکہ اس تحریک کے حامیوں نے جس قسم کی تقریریں کیں۔ اور ہندو سنگھٹن میں شریک ہونے والوں کے لئے جو شرائط مقرر کیں۔ ان کا سرسری مطالعہ ہی ان کے دلی ارادوں کا کشفِ راز کرنے کے لئے کافی ہے۔

شروع شروع میں سنگھٹنیوں نے اپنے دلی ارادوں اور منصوبوں کو چھپانے کی پوری پوری کوشش کی۔ مگر وہ کب تک ایسا کر سکتے تھے۔ آخر قدرت نے انہی کی زبانوں سے کہلوا دیا۔ کہ ہندو سنگھٹن کی غرض مسلمانوں اور انگریزوں کو نیچا دکھا کر ہندو راج قائم کرنا ہے۔ اور جو مسلمان حقوق پر اصرار کرتے ہیں۔ ان کی ہمیں قطعاً پرواہ نہیں۔ وہ جو چاہیں کریں۔ ہم اکیلے ہی راج حاصل کریں گے۔ اور اس کا آنند لوٹیں گے۔ جیسا کہ ہندو مہا سبھا کے پریذیڈنٹ نے اپنی ایک تقریر میں اعلان کیا۔ کہ

ڈاکٹر مونجے کا اعلان

"ہندو اگر سنگھٹت ہو جائیں۔ تو انگریزوں اور ان کے مسلمان پٹھوؤں کو کسی دوسرے کی مدد کے بغیر نیچا دکھا کر سوراج حاصل کر سکتے ہیں۔ مسٹر جینا کی تجاویز منتقمانہ مقابلہ کی دھمکی دے رہی ہیں۔ جن کی ہندوؤں کو کوئی پرواہ نہیں۔ ہندوؤں کو یہ پُرانا خیال دل سے نکال دینا چاہیئے۔ کہ مسلمانوں کی مدد کے بغیر سوراج حاصل ہونا محال ہے۔ آج سے ان کی حکمت عملی یہ ہو گی۔ کہ مسلمانوں کو اپنے حال پر اور انگریزوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیں۔ تا آنکہ انہیں اپنی حماقت کا احساس ہو۔ اور وہ ذلیل ہو کر ہمارے قدموں پر آ گریں۔ اور سوراج کی جدوجہد میں کوئی قابو جیانہ شرط پیش کئے بغیر ہمارا ہاتھ بٹانے لگ جائیں۔ وہ اتحاد زیادہ محکم اور پائدار ہو گا۔ ہندو آج سے اپنی دنیا الگ بسائیں گے۔ اور شدھی اور سنگھٹن سے اس کارخانہ کی رونق ہو گی۔" (زمیندار ۲۴ر اپریل ۱۹۲۷ء صہ۲)

کس قدر صاف کس قدر واضح اور کھلے الفاظ ہیں جو ہندو سنگھٹن کی غرض و غایت پکار پکار کر بتلا رہے ہیں۔ کیا اس اقبالی شہادت کے ہوتے ہوئے بھی کوئی یہ کہنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی پولیٹیکل ایجی ٹیشن انگریزوں اور مسلمانوں کو نیچا دکھا کر یہاں ہندو راج قائم کرنے کے لئے نہیں؟ جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں۔ ان لوگوں کی تمام تر ایجی ٹیشن اور سرگرمیاں اسی مقصد و مدعا کے لئے ہیں۔ کہ یہاں ہندوؤں کا راج ہو۔ اور ملک کا قانون بھی وہی ہو۔ جس کے لئے صدیوں سے براہمن کوشاں ہیں۔ یعنی منو مہاراج کا قانون۔ جو انہیں من مانی کارروائیاں کرنے کی کھلی اجازت دے۔ اور تمام قومیں ان کی غلام بن کر رہیں۔ اور یہ صرف ہمارا ہی خیال نہیں۔ خود سنگھٹنی لیڈروں کو بھی اس کا اقبال ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر مونجے کے مندرجہ ذیل بیان سے ظاہر ہے۔ آپ نے ڈھاکہ ہندو کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے صاف لفظوں میں کہا۔ کہ

"ہندوؤں میں سات سو سال سے سوراجیہ پراپتی (حصول) کی تحریک جاری ہے۔ اگر ہندوؤں نے سنگھٹن نہ کھو دیا ہوتا۔ تو سوراجیہ بھی ان سے نہ چھینا جاتا۔ جو لوگ سوراجیہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ انہیں پرتاپ، سیواجی، اور گورو گوبند سنگھ جیسے بہادر پیدا کرنے چاہئیں۔ ہندو سنگھٹن کی تحریک منو مہاراج کے قانون کو عملی صورت دینے کا نام ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ہندو جاتی کے مختلف فریق متحد ہو جائیں"۔ (پرتاپ ۱۲ر جنوری ۱۹۲۶ء)

گویا بالفاظ دیگر ڈاکٹر صاحب کے نزدیک (۱) ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت نہیں۔ (۲) ہندو سنگھٹن کی تحریک انگریزوں اور مسلمانوں کو نیچا دکھانے کے لئے ہے۔ (۳) ہندو مسلمانوں کے کسی حقوق کو ماننے کے لئے تیار نہیں رہم، بلکہ چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان اس ملک میں باوقار زندگی بسر کرنے کی بجائے ان کے قدموں میں گر پڑیں اور ذلیل ہو کر رہیں۔ (۵) ہندو راج قائم ہونے پر منو کا قانون جاری ہو گا۔ جس میں مسلمانوں کی پوزیشن یقیناً شودروں کی سی ہو گی۔ (۶) ہندو سنگھٹن اور ہندو راج کی کامیابی کے لئے مسلمانوں کو شدھ کرنا ضروری ہے۔ (۷) اور جو مسلمان شدھ نہ ہوں۔ ان کے لئے پرتاپ اور سیواجی ایسے ہندوؤں کی ضرورت ہے۔ تاکہ وہ ان کی روش اختیار کر کے شدھ ہونے سے انکار کرنے والے مسلمانوں کا صفایا کر سکیں۔ تاکہ یہاں خالص ہندوؤں ہی کا دور دورہ ہو۔ اور ان کے راج پربندھ میں کوئی دوسرا حصہ دار نہ بن سکے"۔۔۔۔۔۔

ترسیل زر کے متعلق ضروری ہدایات

قبل ازیں احباب کی خدمت میں بذریعہ اخبار ہذا بہ تکرار التماس کی جا چکی ہے۔ کہ روپیہ بھیجتے وقت کوپن منی آرڈر پر اپنا مفصل پتہ تحریر فرمایا کریں۔ مگر اب تک احباب نے اس پر پوری توجہ نہیں فرمائی۔ اس لئے پھر تاکیداً عرض کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ احباب اس ضروری گذارش پر پوری طرح خیال رکھیں۔ اور اپنا پورا پتہ نستعلیق خط میں ضرور تحریر فرمایا کریں۔

یہ بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ بعض احباب ایک ہی پرچہ پر ناظر صاحب بیت المال اور محاسب کو مخاطب کرتے ہیں۔ جو نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہر دو دفاتر الگ الگ ہیں۔ اس لئے علیحدہ علیحدہ دو پرچوں پر تحریر ہونی چاہیئے۔ تا کہ ہر پرزہ کو بعینہٖ وہی تحریر پہنچائی جا سکے۔ اسلئے اسپر بھی خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

یہ امر بھی پوری طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ صدر انجمن احمدیہ کے جتنے شعبے ہیں۔ ان سب میں سے خواہ کسی کے متعلق روپیہ بھیجنا ہو۔ تو سوا محاسب صدر انجمن احمدیہ کے کسی دوسرے کو نہیں بھیجنا چاہیئے۔ اور خاصکر ذاتی نام پر کسی کو بھی بھیجنا مناسب نہیں۔ چنانچہ بعض دوست باوجود بار بار اعلان کرنیکے بھی ابھی تک بیمہ، منی آرڈر چک وغیرہ ناظر صاحب بیت المال اور سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی وغیرہ کے نام بھیجتے ہیں۔ جو نہیں چاہیئے۔ بلکہ تمام اقسام کے اموال صرف بعہدۂ محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان بھیجنے مناسب ہیں۔

بعض دوست زرِ مرسلہ کی تفصیل نہیں دیتے۔ کہ کس کس مد میں رقم جمع ہو۔ اسلئے بسا اوقات رقم خاصی تعداد میں مجبوراً امانت رکھی جاتی ہے۔ اس لئے زرِ مرسلہ کے ساتھ ہی تفصیل بھی ہونی چاہیئے۔

(محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان)

شملہ کے اسلامی اجتماع

مذکورہ بالا عنوان سے آل مسلم پارٹیز کانفرنس کے اجلاس منعقدہ شملہ کے متعلق مولوی شوکت علی صاحب نے جو اس کانفرنس کے صدر تھے اپنے تاثرات انقلاب ۱۶ ؍ جولائی میں شائع کرائے ہیں۔ انکا ضروری اقتباس درج ذیل کیا جاتا ہے۔ (ایڈیٹر)

حاضرین جلسہ میں اسمبلی اور کونسلوں کے بہت سے ارکان تھے۔ علاوہ ملک فیروز خان نون کے نواب زادہ محمد یوسف صاحب صوبہ متحدہ کے منسٹر بھی موجود تھے۔ مولوی محمد یعقوب ڈپٹی پریذیڈنٹ بھی شریک تھے۔ سوراج پارٹی۔ نیشنلسٹ انڈی پنڈنٹ پارٹی اور نیچ بے نام پارٹی کے ارکان بھی موجود تھے۔ کونسل اور اسمبلی کے اکثر سابق ارکان بھی تھے۔ آیندہ کونسلوں اور اسمبلی کے بہت سے امیدوار بھی تھے۔ زمینداروں اور امیروں کا طبقہ خاص طور پر موجود تھا۔ جس قدر تجربہ کار اصحاب موجود تھے۔ ان کا متفقہ فیصلہ تھا۔ کہ مباحثہ کا معیار بہت اونچا تھا۔ اور تائید ہو یا ترمیم یا مخالفت تمام مقررین نے وقت کی اہمیت کا اندازہ کر کے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جلسے بہت پر لطف ہے۔ اور آپس میں بہت لوگوں کی نئی دوستیاں قائم ہوگئیں ہیں۔

خدا کے فضل و کرم سے اتنی نئی بات اور نمایاں طور پر دکھائی دی۔ کہ حاضرین میں سے ہر شخص کے دل میں یہ تمنا تھی۔ کہ وہ خود اور باقی تمام مسلمان بھی باتوں کو چھوڑ کر موجودہ سستی کاہلی اور بے ہمتی کو چھوڑ کر جلد تر اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں۔ اور تمام قوم کو بیدار کر کے چند ماہ کے اندر اسقدر کام کر دکھائیں۔ کہ جو کمی مقابلۃً ہم میں پیدا ہوئی تھی۔ وہ دور ہو جائے۔ اور مسلمان اپنی شایان شان حیثیت سے ملک کی حکومت میں حصہ لیں۔

میں سارے ہندوستان کے مسلمانوں کو بشارت دیتا ہوں۔ کہ ہماری قومی زندگی نے اپنا رنگ بدلا ہے۔ اور آنیوالے دو تین مہینوں میں ہندوستان دیکھ لیگا کہ کس سرعت کیساتھ وہ اپنی تنظیم کرتے ہیں۔ اور اپنے گھر کو سنبھالتے ہیں جنگ اور ہنگامہ آرائی کیلئے انکو کھڑا کرنا بہت آسان کام ہے۔ مہاتما گاندھی نے جو کام دس برس میں کیا مسلمان اس سے دگنا کام دس مہینے میں کر دینگے۔ مگر ٹھنڈے تعمیری کاموں میں ذرا دل کم لگتا ہے۔ اس لئے کہ بہت دنوں کی سستی اور کاہلی کے بعد اسنے کروٹ بدلی ہے۔ اب مسلمان آمادۂ عمل ہیں۔ ایک منٹ کے اندر ایک چھوٹی سی کمیٹی بنائی گئی۔ کہ وہ تخمینہ کرے۔ معمولی مصارف کیلئے کسقدر روپے کی فوری ضرورت ہے۔ مشکل سے پانچ منٹ صرف کئے گئے ہونگے کہ مصارف کا اندازہ کر کے پچاس ہزار کی رقم مقرر کر دی گئی۔

میں اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت مرزا صاحب امام جماعت احمدیہ کا خاص طور پر تذکرہ کروں۔ کہ علاوہ مفید مشوروں اور امداد کے اپنی اور اپنی جماعت کی طرف سے دو ہزار روپے کا وعدہ فرمایا۔ اور سات سو روپے اسیوقت مولانا شفیع داؤدی سکرٹری آل انڈیا مسلم کانفرنس کے خالی خزانے میں داخل کئے۔ ملک فیروز خان صاحب نون نے اپنی اور اپنے احباب کی طرف سے تین ہزار روپے کا ذمہ لیا۔ راجہ صاحب سلیم پور نے اپنے رفقاء کی طرف سے دو ہزار روپے کا ذمہ لیا۔ اور بھی رقوم جمع ہوئیں۔ غرض پندرہ ہزار روپیہ اسیوقت ہو گیا۔ اور باقی بنگال معتدبہ امداد دیگا۔ مجھکو یہ کہنے کی اجازت ملی ہے کہ انشاء اللہ عنقریب ایک محب قوم و اسلام ایک بڑی رقم اپنی طرف سے اسلامی کاموں کیلئے بذریعہ تار جلد بھیجنے والے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ہمارے مولانا محمد علی کی کمی کو دوسرے ... [illegible] اور نئی زندگی نظر آرہی تھی۔ اسکا لطف اسی نے اٹھایا۔ جو ان جلسوں میں موجود تھا۔

تحریک وصیت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ کا ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ فرماتے ہیں۔ کہ "وصایا کرنے کی تحریک کرنی چاہیئے۔ ایک دفعہ میں نے دیکھا تھا۔ کہ ایک آدمی کو دو تین آدمی یہ کہکر مجبور کر رہے تھے۔ کہ اگر وصیت نہ کرو گے۔ تو منافق ہو جاؤ گے۔ اس پر میں نے منع کیا تھا۔ کہ اس طرح مجبور نہیں کرنا چاہیئے۔ نہ یہ کہ تحریک ہی نہیں کرنی چاہیئے۔

میں نے جماعت کے مال کا اندازہ لگایا۔ تو دیکھا۔ کہ پنجاب کے تین اضلاع منٹگمری۔ لائل پور اور سرگودھا کے احمدی اگر اپنی جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت کریں۔ تو دس لاکھ روپیہ اور اگر زیادہ وصیت کریں۔ تو ۳۰ لاکھ تک رقم مل سکتی ہے۔ اور سارے ہندوستان میں جماعت کی جائداد کا اندازہ لگایا جائے۔ تو کم از کم دس کروڑ کی ہوگی۔ جس میں سے ایک کروڑ مل سکتا ہے۔ جن لوگوں کی جائدادیں نہیں۔ ان کی ماہوار آمد وصیت میں رکھی گئی ہے۔ اور خواہ کوئی قلیل تنخواہ کا ملازم ہو۔ اگر وہ اس کا دسواں حصہ دیتا ہے۔ تو واقعی قربانی کرتا ہے۔ اسی طرح تین لاکھ کے قریب آمد ہو سکتی ہے۔ پھر ان لوگوں کو چھوڑ کر جن کی کوئی آمد نہیں یا جائداد نہیں۔ وہ تبلیغ میں کوشش کریں۔ تو یہی خدمت ان کی طرف سے وصیت میں سمجھی جاسکتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا ہے۔ کثرت سے مال آئینگے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ نہیں آئے۔ وجہ یہ کہ وصیتوں کے متعلق غلط راستہ اختیار کر لیا گیا ہے۔ دراصل ایسے رنگ میں اس کی تعمیل ہونی چاہیئے۔ کہ وہ لوگ ایک جگہ جمع ہوں۔ جو واقعہ میں قربانی کرنے والے ہوں۔ اور اس کے لئے جائدادیں رکھنے والوں کو عام تحریک کرتے رہنا چاہیئے"

میں احباب جماعت کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے ارشاد کی تعمیل میں توجہ دلاتا ہوں۔ اور بالخصوص انجمن ہائے احمدیہ اضلاع منٹگمری۔ سرگودھا۔ لائلپور کو چاہیئے۔ کہ وہ جد وجہد کر کے عند اللہ اجر عظیم حاصل کریں۔

(سکرٹری مجلس کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان)

از پیشگاہ جناب کپتان جی کرک ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج بہادر پشاور

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

پربیال ولد لال تنکر ذات اروڑہ پیشہ ملازمت ساکن نوشہرہ کلاں تحصیل نوشہرہ ضلع پشاور سائل

بنام

(۱) لالہ گوپی چند ولد لالہ جانن شاہ قوم اروڑہ ساکن نوشہرہ کلاں تحصیل نوشہرہ (۲) ... کلاں موہن داس ہری چند پسران گوردتہ مل سکنائے ہٹی تحصیل نوشہرہ (۳) رائے صاحب لالہ رام چند ولد لالہ گمانی رام ٹھیکہ دار سکنہ رسالپور چھاؤنی تحصیل نوشہرہ (۴) فرم موسومہ لالہ ہری چند سنت رام دوکاندار واقعہ ہوتی تحصیل مردان۔ (۵) فرم موسومہ سوہنا مل پریم سنگھ دوکاندار واقعہ ہوتی تحصیل مردان (۶) بھائی گوپال سنگھ ولد بھائی راج سنگھ قوم اروڑہ ساکن نوشہرہ کلاں حال ساکن چارسدہ (۷) فرم موسومہ ہری چند تلسی داس بزازان ساکن نوشہرہ کلاں ضلع پشاور۔

مسئول علیہم قرضخواہان

درخواست سائل بمراد قرار دیئے جانے دیوالیہ

مقدمہ مندرجہ عنوان میں منجانب پربیال سائل کے درخواست بمراد قرار دیئے جانے دیوالیہ عدالت ہذا میں گذرانی ہے جسمیں تاریخ سماعت ۱۸ ؍ جولائی سنہ ۳۰ء مقرر ہوئی ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا کے مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ جملہ قرض خواہان تاریخ مقررہ پر اصالتاً یا بذریعہ وکیل حاضر عدالت ہذا ہو کر مقدمہ کی جوابدہی کریں۔ کہ سائل دیوالیہ کیوں نہ قرار دیا جاوے۔ بصورت غیر حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔ تحریر ۱۰ ؍ جولائی سنہ ۳۰ء

(دستخط حاکم۔) (مہر عدالت)

طاقت کی بے نظیر دوا

کنارسی رونس:۔ کنارسی رونس نہایت بیش قیمت کشتوں۔ اور قیمتی ادویات سے مرکب دوائی ہے۔ سردی اور گرمی میں یکساں استعمال ہوسکتی ہے۔ دماغ کو طاقت دیتی ہے آواز کو صاف کرتی ہے۔ رنگ نکھارتی ہے۔ دل کو فرحت بخشتی ہے۔ جسم کو مضبوط کرتی ہے بھوک لگاتی ہے۔ کھانا ہضم کرتی ہے۔ تمام قسم کی مردانہ کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے کمزوری پستی۔ سرعت جریان کی تیر بہدف دوا ہے۔ عورتوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ایام میں درد۔ کثرت یا قلتِ حیض۔ حمل کا نہ ٹھہرنا۔ یا اسقاط ہو جانا بچے کا کمزور پیدا ہونا۔ سب امراض کے لئے فائدہ بخش ہے۔ افسردگی۔ خفقان۔ وہم۔ کام سے نفرت ان سب تکلیفوں کا علاج ہے۔ اس کے استعمال سے عورتوں کا دودھ بڑھتا ہے۔ اور بچہ مضبوط پیدا ہوتا ہے۔ پرانے نزلہ اور بخار کے لئے نہایت مفید ہے تھکان کو دور کرتی ہے۔ بینائی کو طاقت دیتی ہے۔ قیمت باوجود ان سب خوبیوں کے ۲ فی شیشی۔ علاوہ محصول ڈاک تین شیشی ۵ چھ شیشی ۹ ؎

سرمہ نورانی:۔ آنکھوں کی جملہ امراض میں مفید ہے۔ ککرے۔ بصارت کی کمزوری آنکھوں کی سرخی۔ دھند۔ جالا۔ شب کوری۔ ناخنہ۔ زخم۔ پانی کا بہنا۔ سب امراض میں مفید ہے۔ قیمت ۲ فی تولہ۔

دلکشا سنون:۔ دانتوں کی صفائی۔ مسوڑوں کی مضبوطی۔ خون کو روکنے۔ منہ کی بدبو۔ اور دانتوں کے ہلنے اور ان کے کیڑوں کے دور کرنے کے لئے اور درد دندان کے لئے مفید ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر

دلکشا کریم:۔ منہ۔ ہاتھوں کو نرم کرنے۔ رنگ کو نکھارنے۔ جلد کے پھٹنے۔ داغوں۔ تلوں۔ اور پھنسیوں کا یونانی علاج ہے۔ قیمت ۸ر فی ڈبیہ ؎

دلکشا ہیر آئل:۔ بالوں کا خیال نہ صرف عورتوں کے لئے ہی ضروری ہے۔ بلکہ مردوں کے لئے بھی۔ دلکشا ہیر آئل نہ صرف بالوں کو خوبصورت۔ ملائم۔ مضبوط اور لمبا کرتا ہے۔ بلکہ بفہ یعنی سکری کا بھی علاج ہے۔ پس عورت اور مرد اس سے یکساں فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ قیمت فی شیشی ۱۲ر۔ اور تین شیشی ۲ر علاوہ محصول ڈاک ؎

دلکشا عطر:۔ ہمارے کارخانے میں ہر قسم کے عطر نئے طریق پر تیار کئے جاتے ہیں۔ ان عطروں کے بنانے میں یہ کوشش کی گئی ہے۔ کہ عطر کی خوشبو پھولوں سے مشابہ رہے۔ ڈیڑھ روپیہ تولہ سے لے کر (۱۸ آٹھ روپیہ تولہ تک) ہر قسم کے عطر مل سکتے ہیں۔ آرڈر بھیج کر خود ہی ہمارے عطروں کا تجربہ کر لیں۔ فہرست دو پیسے کے ٹکٹ آنے پر بھیجی جاتی ہے ؎

ملنے کا پتہ

منیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان

برص

جسم کے سفید داغ ایک دن میں جڑھ سے آرام

اگر ہماری فقیری جڑی بوٹی کے ایک دن میں تین بار لگانے سے بدن کے سفید داغ بالکل نہ جاتے رہیں۔ تو کل قیمت واپس۔ اقرار نامہ لکھالیں۔ قیمت فی بکس ۲ روپیہ ؎

دفتر معالج برص نمبر ۵۴ دربھنگہ (بہار)

ضرورت نکاح

ایک مخلص احمدی نوجوان ڈاکٹر بعمر ۳۲ سال سب اسسٹنٹ سرجن ملازم گورنمنٹ قوم آوان مالک اراضیات کی پہلی واحد بیوی فوت ہو گئی ہے۔ جس کے بطن سے تین لڑکے (ایک بعمر ۸ سال۔ دوسرا بعمر ۵ سال۔ تیسرا بعمر ۳ سال) موجود ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو ایسی بیوی کی ضرورت ہے۔ جو قوم کی آوان یا معزز زمیندارہ خاندان سے ہونے کے علاوہ نوجوان۔ تندرست احمدی۔ تعلیم یافتہ اور سلیقہ شعار ہو۔ اہل حاجت ناطہ کے متعلق

چودھری احمد الدین

وکیل گجرات سے

خط و کتابت کریں ؎

کنگ آف ٹانکس یعنی

شہزور

ناطاقتی دماغی اور اعصابی کمزوری کی بہترین دوا ہے

قیمت ۳۰ گولی ۴ روپے۔ معہ محصول ڈاک

تیار کردہ: **فیض عام میڈیکل ہال قادیان** (پنجاب)

زراعتی آلات و دیگر مشینری

ہمارے تیار کردہ آہنی رہٹ۔ چارہ کترنیکی مشینیں رجاف کٹرز) انگریزی ہل نیشکر کے بیلنہ جات۔ بادام روغن نکالنے۔ قیمہ وسیویاں بنانیکی بے نظیر نو ایجاد مشینیں اور ادویات کو سفوف کرنے کی مشینیں آہنی خراس ربیل چکی) رائس ہلرز رچاولوں کی مشینیں) دستی پمپ وغیرہ وغیرہ مفید کارآمد اور مضبوط ہونیکے علاوہ بے حد ارزان بھی ہیں اس لئے روز بروز ان کی مانگ بڑھ رہی ہے۔ ہر قسم کی مشینری منگانے کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب کیجئے ؎

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز بٹالہ (پنجاب)

نیک نام گھڑیاں

ایک گھڑی برسوں کافی — فل جوئل لیور گارنٹی شدہ

انصافاً اور اخلاقاً ہماری ذمہ داری

گھڑی خلاف آرڈر پہونچے۔ فوراً واپس کریں تبدیلی معہ خرچ ہمارے ذمہ بے عذر گھڑی کی درستی ایک سال تک مفت۔ بے احتیاطی باعث نقصان ہوگی اکثر مبلغین وکارکنان سلسلہ احمدیہ نے تجربہ کیا ہے۔ آپ بھی ضرور تجربہ کریں۔

عہ دستی ۱۵ لائن موٹی کلائی بیگم لئے نکل کیس لہ عہ رولڈ گولڈ للعہ

عہ ۲ ، ۱۲ ، درمیانہ کلائی مر ، لہ عہ چاندی ۱۲ عہ

عہ ۳ ، ۱۰ ، پتلی کلائی ، ، ، ، ، ،

عہ جیبی ۱۶ ، دس جوئل لعہ ، ۱۵ جوئل لعہ ریڈیم کا ایک روپیہ زیادہ

عہ ٹائم پیس بیک الارم بہت اعلیٰ عہ کم قیمت گھڑیاں بغیر گارنٹی ہمراہ بھیجینگے

المشتہر: حافظ سخاوت علی پروپرائٹر احمدیہ واچ ایجنسی نجیب آباد ضلع بجنور یو۔پی

ہندوستان کی خبریں

—— معلوم ہوا ہے۔ کہ سر علی امام صاحب نے اس شرط پر سید حسن امام کے بعد سول نافرمانی کا ڈکٹیٹر بننا منظور کر لیا ہے۔ کہ انہیں سر علی امام کو سول نافرمانی اور پکٹنگ کے بند کرنے کا پورا اختیار ہوگا۔ سر علی امام فرماتے ہیں۔ کہ میں پکٹنگ کو بہار و اڑیسہ کے لئے نقصان رسان سمجھتا ہوں۔ اور اس کی مذمت کرتا ہوں۔ لیکن سودیشی پارچے کو فروغ دینے کا حامی ہوں۔

—— مدراس۔ ۱۴ جولائی۔ سلیم کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ گذشتہ شب شوپٹ میں ایک ہندو اور ایک مسلمان پہلوان کے درمیان کشتی کے بعد جس کا خاتمہ گڑبڑ میں ہوا۔ مقامی ہندوؤں اور مسلمانوں میں متعدد دفعہ فساد ہوا۔ اور تقریباً تیس اشخاص زخمی ہوئے۔ پولیس موقع پر موجود تھی۔ لیکن مزید کمک پہونچنے تک مجمع کو منتشر نہ کر سکی۔ آج صبح پھر مجمع جمع ہو گیا ہے۔ پولیس ضرورت کے لئے تیار رکھی گئی ہے ؛

—— یسادار ۱۴ جولائی۔ قانون جنگلات توڑنے والوں کے تیسرے جتھے کے ۱۴ اشخاص مقدمہ کی سماعت کے بغیر رہا کر دیئے گئے۔ باقی رضاکاروں کو دس دس روپیہ جرمانہ اور بصورت عدم ادائے جرمانہ ایک ایک ماہ قید بامشقت کی سزا دی گئی ؛

—— شملہ۔ ۱۵ جولائی۔ آج اسمبلی نے راسخ العقیدہ ہندو پارٹی کی مخالفت کے باوجود مسٹر جیکر کا یہ مسودہ قانون منظور کر لیا۔ کہ ایک ہندو تعلیم سے جو کمائے۔ وہ اس کا علیحدہ ذاتی مال ہو۔ مسٹر ساردا کے ایک اور مسودہ قانون پر جو ہندو بیواؤں کو ان کے متوفی شوہروں کی جائیداد میں سے حصہ دینے کے متعلق تھا بحث و تمحیص ہو رہی تھی۔ کہ اجلاس برخاست ہو گیا ؛

—— پشاور۔ ۱۵ جولائی۔ پشاور کی چھاؤنی کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہے۔ کہ آج صبح میکیسن میموریل کے گرد کی زیبائشی توپوں کو بھک سے اڑانے کی کوشش کی گئی۔ ایک توپ میں دھماکا ہوا۔ لیکن نقصان کچھ نہیں ہوا ؛

—— شملہ۔ ۱۴ جولائی۔ آج پھر رضاکار خواتین نے ارکان اسمبلی کی قیام گاہوں پر پہرہ لگایا۔ لیکن جب ارکان نے کہا۔ کہ ہم مسئلہ سرحد کے بارے میں ایوان کے التواء کی تحریک پیش کرنے والے ہیں۔ تو انہیں اسمبلی کے اجلاس میں شمولیت کی اجازت دیدی گئی ؛

—— شملہ۔ ۱۴ جولائی۔ اسمبلی کی نیشنلسٹ پارٹی انڈیپنڈنٹ پارٹی اور سوراج پارٹی کے چالیس سے زیادہ ارکان اور کونسل آف سٹیٹ کے چند ارکان نے مسٹر جیکر کی صدارت میں ایک جلسہ منعقد کیا۔ جس میں متفقہ طور پر یہ قرارداد منظور ہوئی۔ کہ جلسہ کے صدر ہندوستان کے سیاسی حالات کی موجودہ پیچیدگیوں کو خوشگوار طریق پر سلجھانے کے لئے جو تدابیر مناسب سمجھیں۔ عمل میں لائیں ؛

—— مسولی پٹم۔ گذشتہ اتوار کو خانہ تلاشیوں کے سلسلہ میں برطانوی پولیس فرانسیسی حدود کے اندر گھس گئی۔ اور اس نے اس مقام کی تلاشی لی۔ جو مسٹر دبے سارتھی سابق سکرٹری کانگریس کمیٹی کی ملکیت ہے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ کہ مقامی فرانسیسی حکام نے پانڈیچری کی عدالت عالیہ میں برطانوی پولیس کے خلاف درخواست دی ہے کہ وہ بغیر اجازت لئے فرانسیسی علاقے میں مداخلت کرتی ہے

—— کراچی۔ ۱۳ جولائی۔ جدید قانون مطابع کے ماتحت "ہندو جاتی" کے پبلشر سے پانچ ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے ؛

—— لاہور۔ ۱۵ جولائی۔ گوردوارہ سیس گنج دہلی کو جانے والے چار جتھوں میں سے ایک کو جو ۷ ماہ حال کو امرتسر سے روانہ ہوا تھا۔ جالندھر کے قریب گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اس جتھہ میں ۲۵ اشخاص شامل تھے ؛

—— شیخوپورہ۔ ۱۵ جولائی۔ عدم ادائیگی لگان کے سلسلہ میں موضع غازی سے ۴۰ گرفتاریاں ہوئی ہیں۔ ابھی اور گرفتاریوں کی توقع ہے۔ سزا یافتگان میں نمبردار بھی ہے ؛

—— میمن سنگھ۔ ۱۵ جولائی۔ کشور گنج سب ڈویژن کے فرقہ وارانہ فساد میں موضع جانگلیا کے ایک ہندو خاندان کے دس اشخاص کو قتل کر دیا گیا۔ مسلح پولیس نے گولی چلادی۔ جس سے ۴ اشخاص مر گئے۔ اور دو زخمی ہوئے یہ سب کے سب مسلمان ہیں۔ ابھی تک کل ۷۰ مسلمان گرفتار کئے گئے ہیں۔ زبردست پولیس کی مزید کمک بھیجی گئی ہے ؛

—— شملہ۔ ۱۴ جولائی۔ آج شاہی کونسل میں مسٹر ایمرسن نے سردار سرپت سنگھ کو تبلایا۔ کہ گورنمنٹ کے پاس اس امر کی کوئی سرکاری اطلاع نہیں آئی۔ کہ کہیں بھی گاندھی ٹوپیوں کا پہننا ممنوع قرار دیا گیا ہے ؛

—— ٹریونڈرم۔ ۱۴ جولائی۔ مہارانی صاحبہ نے ریاست ٹراونکور سے دیوداسیوں کا سسٹم اڑا دیا ہے۔

—— کراچی۔ ۱۴ جولائی۔ گندم اور بنولہ کے نرخ گر جانے سے کراچی اور حیدرآباد کی کئی فرمیں فیل ہو گئی ہیں۔ مستقبل قریب میں اور بھی فرمیں فیل ہونے والی ہیں۔ کئی چھوٹے چھوٹے سوداگروں نے دیوالہ کی درخواستیں دیدی ہیں ؛

—— محکمہ زراعت پنجاب کے ڈائرکٹر کو زراعتی بین الاقوامی محکمہ واقعہ روما سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ امریکہ میں اس سال تقریباً ۵ کروڑ ایکڑ رقبہ میں روئی کی کاشت کی گئی ہے ؛

—— لکھنؤ۔ ۱۴ جولائی۔ ہندوستانی عیسائیوں کی آل انڈیا کونسل کا اجلاس ۱۱۔ ۱۲ جولائی کو لکھنؤ میں منعقد ہوا۔ سائمن رپورٹ کو غیر تسلی بخش۔ ناکافی۔ رجعت پسندانہ اور ۱۹۱۹ء کے اعلان کی سراسر خلاف ورزی قرار دیا گیا۔

—— نینی تال۔ ۱۴ جولائی۔ یو۔ پی کونسل کے اجلاس میں آج راؤ کرشنا سنگھ نے ایک قرارداد پیش کی۔ جس میں حکومت سے سفارش کی گئی۔ کہ سول نافرمانی کرنے والوں کے خلاف پولیس کی کم از کم مداخلت جائز قرار دی جائے۔ کوئی طاقت استعمال نہ کی جائے۔ اور سرکاری افسر اور اہل کاروں کے لئے قانونی طریقوں کے علاوہ اور کوئی ذریعہ استعمال کرنے کی اجازت نہ ہو۔ جہاں کہیں افسروں کی چیرہ دستی کی شکایت ہو۔ وہاں آزادانہ تحقیقات کی جائے۔ حافظ ہدایت حسین نے اس میں ترمیم پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ جیل کے اندر قیدیوں کے ساتھ جیل کمیٹی کی سفارشوں کے مطابق سلوک ہونا چاہئے۔ ہندوستانی عام اس سے کہ ان کا مذہب کیا ہے۔ یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ کہ عورتوں کو زدوکوب کیا جائے۔ قرارداد ترمیم کے ساتھ بغیر کسی مخالفت کے منظور ہو گئی ؛

—— دہلی۔ ۱۴ جولائی۔ کانگریس کمیٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ جو ہندوستانی انگریزوں کی بہ نسبت زیادہ دشمن ثابت ہو رہے ہیں۔ ان کے نام اور پتے تیار کر کے کانگریس کے دفتر میں بھیجے جائیں۔ تاکہ سب سے پہلے ان کی روک تھام ہو سکے ؛

—— دہلی۔ ۱۴ جولائی۔ کانگریس نے دوسرا اعلان یہ کیا ہے۔ کہ دوکانداروں کا فرض ہے۔ کہ وہ بنکوں اور ڈاک خانوں سے نوٹ اور چاندی نہ لیں۔ بلکہ سونا طلب کریں ؛

—— شملہ۔ ۱۵ جولائی۔ آج اسمبلی میں مسٹر غزنوی نے اوقاف اسلامی میں ترمیم کا مسودہ پیش کیا۔ جو منظور کر لیا گیا ؛

——— پنجاب پلپ اینڈ پیپر ملز لمیٹڈ جگادھری کے دیوالیہ قرار دیئے جانے کے لئے جو درخواستیں قرضخواہوں نے لاہور ہائیکورٹ میں دی تھیں۔ وہ منظور ہوگئیں۔ اور کمپنی دیوالیہ قرار دی گئی ؛

——— کشور گنج۔ ۱۶ ر جولائی۔ فرقہ وارانہ فسادات کی پیدا کردہ حالت پر ابھی تک قابو نہیں پایا جا سکا۔ لوٹ مار کا سلسلہ دریائے برہم پتر کے اس پار مواضعات تک پھیل گیا ہے۔ ڈاکوؤں کی توجہ کا مرکز ہندو مسلمان ساہوکار ہیں۔ وہ کاغذات و دستاویزیں جلا ڈالتے ہیں۔ کئی مقاموں پر بدمعاشوں نے پولیس افسروں کو مجروح کر ڈالا۔

——— ناسک۔ ۱۶ ر جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ضلع ناسک میں ۸۰ مواضعات کے پٹیل اور مختار مستعفی ہو گئے ہیں ؛

——— بھڑوچ۔ دریائے نربدا میں بھاری سیلاب کی وجہ سے دو کشتیاں الٹ گئیں۔ جس سے ۸ جانوں کا نقصان ہوا ؛

——— کلکتہ۔ ۱۶ ر جولائی۔ بنگال پریذیڈنسی مسلم لیگ کی کونسل کے اجلاس میں اس مطلب کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔ کہ جب تک کانگریس مجوزہ گول میز کانفرنس میں شرکت نہ کرے۔ تب تک کسی مسلمان کا اس میں شامل ہونا فضول اور بے فائدہ ہے ؛

——— شملہ۔ ۱۵ ر جولائی۔ ہندوستان میں مجالس قانون ساز کے انتخابات ستمبر میں شروع ہونگے۔ اور ستمبر کے تیسرے ہفتہ میں ختم ہو جائینگے ؛

——— شملہ۔ ۱۵ ر جولائی۔ شملہ میں بھی دوسرے شہروں کی طرح پکٹنگ ہو رہا ہے۔ مال روڈ پر بھی ستیہ گرہ شروع ہے۔ پانچ والنٹیر گاندھی ٹوپیاں پہن کر مال روڈ پر گئے تھے لیکن ان کو گرفتار کر لیا گیا۔ اس کے بعد دو جتھے اور بھیجے گئے۔ مگر وہ بھی گرفتار کر لئے گئے۔ پولیس نے ان کو شام کو رہا کر دیا ؛

——— پشاور۔ ۱۵ ر جولائی۔ جو استان خیل لشکر جنوبی سوات میں جمع تھا اسکا کچھ حصہ دو دن کی بم باری کے نتیجہ کے طور پر منتشر ہو گیا ہے۔ اور ٹیوڈر چینا سے رزمک تک جو دستہ جنوب کی طرف دورہ کر رہا تھا مسعودوں نے اس کو روکا۔ جس کے نتیجہ پر مسعودوں کے ۱۷ اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے

——— لاہور۔ ۱۶ ر جولائی۔ مقدمہ سازش لاہور کے آرڈی نینس کے متعلق درخواست کو آج ججوں نے اتفاق رائے سے ڈسمس کر دیا۔ ججان کی رائے میں آرڈی نینس جاری کرنے کی ضرورت موجود تھی۔ لیکن آیا آرڈی نینس کے خلاف ہائیکورٹ کو مقدمہ سننے کا اختیار ہے۔ یا نہیں۔ اس پر جسٹس بھڈے نے جسٹس براڈوے سے اختلاف کیا ہے۔ جسٹس براڈوے کی رائے ہے۔ کہ اختیار نہیں ؛

——— شملہ۔ ۱۶ ر جولائی۔ سول اینڈ ملٹری گزٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے۔ کہ اگر اسمبلی کے اجلاس سے بروقت فرصت ہو سکی۔ تو ۱۸ ر جولائی کو وائسریگل لاج میں غیر سرکاری پارٹی لیڈروں کی ایک میٹنگ، وائسرائے کی دعوت پر منعقد ہوگی۔ تا سائمن رپورٹ کے متعلق سرکاری رائے قائم کرنے سے قبل غیر سرکاری آرا معلوم کی جا سکیں ؛

——— شملہ۔ ۱۶ ر جولائی۔ آج اسمبلی کے چند ممبر والنٹیروں کے ساتھ مال روڈ پر گئے۔ پولیس نے مداخلت کی۔ ممبران نے اس واقعہ سے متاثر ہو کر اسمبلی میں تحریک التوا پیش کرنی چاہی۔ مگر پریذیڈنٹ نے اجازت نہ دی ؛

——— شملہ۔ ۱۶ ر جولائی۔ آج اسمبلی میں گوردوارہ سیس گنج اور اس کی طرف اکالیوں کے جتھے کی روانگی کے متعلق تحریک التوائے اجلاس پیش کی گئی۔ لیکن صدر نے اس کو ناجائز قرار دیکر اس کی اجازت نہ دی ؛

——— کمالیہ۔ ۱۵ ر جولائی۔ کسی شخص نے پولیٹیکل کانفرنس کے پنڈال کے سائبانوں کو آگ لگا دی جس سے وہ چند منٹوں میں جل کر خاکستر ہو گئے۔ خفیہ پولیس کے آدمی پر شبہ کیا جاتا ہے۔

——— الہ آباد۔ ۱۶ ر جولائی۔ پاؤنیر کا سپیشل نامہ نگار لندن سے لکھتا ہے۔ کہ ہندوستان کے متعلق دو گول میز کانفرنسیں ہونگی۔

ممالک غیر کی خبریں

——— لندن۔ ۱۴ ر جولائی۔ "سنڈے ایکسپریس" نے ایک افواہ شایع کی ہے۔ کہ مسٹر ویجوڈ بین وزیر ہند مستعفی ہونے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ وزیر اعظم نے فیصلہ کیا تھا۔ کہ گول میز کانفرنس کو حق حاصل ہوگا۔ کہ وہ سائمن رپورٹ کو نظر انداز کر دے۔ لیکن مسٹر بین اور بعض دوسرے وزرا یہ چاہتے تھے۔ کہ رپورٹ مباحثہ کا موضوع ہو۔ ان بیانات کی صداقت کے متعلق ابھی کچھ علم نہیں ؛

——— لندن۔ ۱۳ ر جولائی۔ انڈیپنڈنٹ لیبر پارٹی کی نیشنل کونسل نے لندن میں ایک جلسہ منعقد کر کے ایک قرارداد منظور کی۔ جس میں حکومت ہند کی تشدد کی پالیسی کی مذمت کی گئی ہے۔ باشندگان ہند کا حق آزادی تسلیم کیا گیا ہے ؛

——— لندن۔ ۱۳ ر جولائی۔ ۲ لاکھ چون ہزار پونڈ کا مزید مطالبہ شایع کیا گیا ہے۔ اس رقم میں سات ہزار چار سو پچاس پونڈ ڈومینین آفس کے نظام میں تبدیلیوں کے سلسلہ میں ہیں۔ اور ۵۳ ہزار پونڈ ہندوستانی گول میز کانفرنس کے لئے۔

——— ایتھنز۔ ۱۴ ر جولائی۔ سپیشل کمیشن نے جنرل پنگو لاس سابق مختار مطلق کے مقدمہ کی سماعت ختم کر دی۔ کمیشن نے جنرل مذکور کو فوج کو کیپڑا ایم پہونچانے کے سلسلہ میں بعض عائد کردہ الزامات کی بنا پر دو سال قید کی سزا دی۔

——— طہران۔ ۱۴ ر جولائی۔ سوویٹ اور ترکی کے بعض اخباروں میں یہ خبر شایع ہوئی تھی۔ کہ حکومت ایران نے کردوں کو ترکوں سے لڑنے کے لئے ہتھیار دیئے ہیں۔ لیکن ایرانی اخبارات نے اس کی پرزور تردید کی ہے ؛

——— یروشلم کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ تین عرب جیالوں کو پھانسی مل جانے کی وجہ سے فلسطین کے طول و عرض میں جوش و اضطراب پھیلا ہوا ہے۔ یہودیوں نے عکہ کو خالی کر دیا ہے۔ اور اس شہر کو برطانی فوج گھیرے پڑی ہے۔ عربوں نے دیوار ماتم سے یہودیوں کی تمام تصاویر اور عبرانی تحریرات مٹا دی ہیں ؛

——— لندن۔ ۱۴ ر جولائی۔ آج مسٹر فینر براکوے نے ہوس آف کامنز میں یہ دریافت کر کے۔ کہ آیا ہندوستان میں گاندھی ٹوپی کا پہننا ممنوع ہے۔ اور کیا سادی ٹوپی ہندوستان میں برطانوی نظم و نسق کو خطرہ میں ڈال سکتی ہے۔ اتنا کہکر مسٹر

——— بیونس آئرز۔ ۱۲ ر جولائی۔ دریائے پیلو کے پل پر سے ایک ٹریم گاڑی دریا میں گر گئی۔ ۶۰ آدمی غرقاب ہو گئے ؛

——— لندن۔ ۱۳ ر جولائی۔ ملک معظم نے مہاراجہ کپور تھلہ کو شرف باریابی بخشا ؛

——— لندن۔ ۱۴ ر جولائی۔ دارالعوام میں سر الفریڈ ناکس نے تجویز پیش کی۔ کہ ہندوستانی پولیس کے تمام افسروں اور سپاہیوں کی تنخواہ کو ان کی وفاداری اور فرض شناسی کے صلہ میں بڑھا دیا جائے۔ وزیر ہند نے جواب میں کہا۔ کہ یہ مسئلہ صوبجات کی مجالس آئین ساز کی منظوری کے ماتحت مقامی حکومتوں کا کام ہے ؛

——— کنزرویٹو ہوس آف کامنز میں لیبر گورنمنٹ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اور اگر یہ تحریک پاس ہو گئی۔ تو گورنمنٹ یقیناً مستعفی ہو جائیگی ؛

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا)